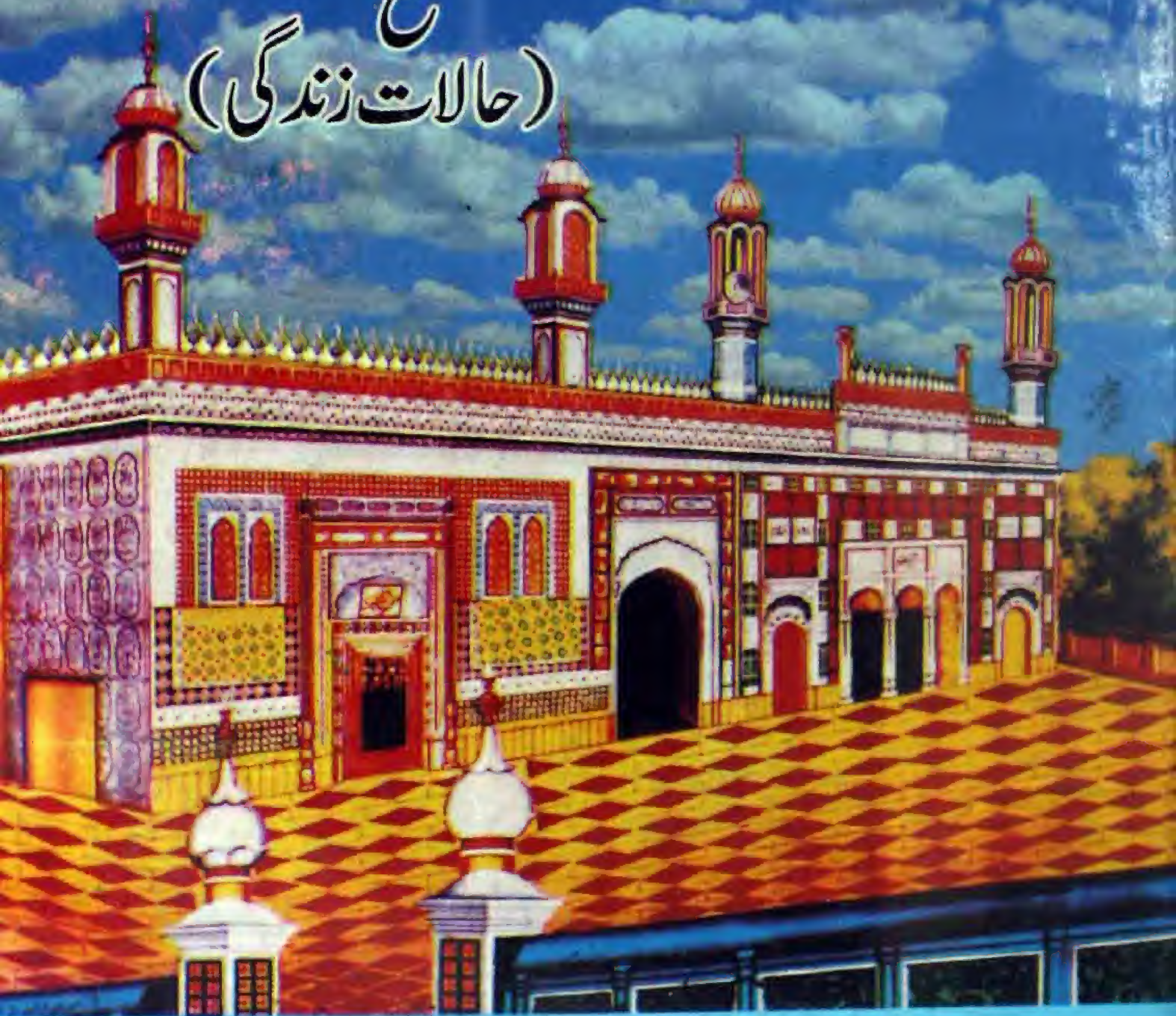
کلام حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

مع

(حالات زندگی)



مرتب راحیلہ بشیر

ادارہ الاویسین لاہور

کلام حضرت سلطان باہوؒ

و

حالاتِ زندگی

مرتب

راحیلہ بشیر

ادارہ الاویسیہ ○ لاہور

اہل ذوق کیلئے دیدہ زیب

خوبصورت۔ منفرد اور معیاری

کتب پیش کرنے والا

ادارہ

کتاب	کلام حضرت سلطان باہوؒ
مرتب	راحیلہ بشیر
ناشر	اکمل اویسی پیرزادہ
پروف ریڈنگ	ملازم حسین عابد
اشاعت	مارچ 2005ء
ایڈیشن	پانچواں
تعداد	ایک ہزار
قیمت	50روپے
کمپیوٹر کوڈ	10i12



رابطہ:
ادارہ الاویس
القرطبہ مارکیٹ' 5 فیروز پور روڈ' مزنگ چونگی لاہور

جان کاری کلام باہوؒ

صفحہ نمبر	فہرست	شمار

حالات زندگی ۔ حضرت سلطان باہوؒ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ بر صغیر کی قابل ذکر ممتاز صوفی شخصیات میں سے ایک ہیں۔ آپ کی شخصیت اور کلام اپنے صوفیانہ رنگ اور مقبولیت کے اعتبار سے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ کے کلام کو بڑے ذوق و شوق سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ آپ کے کلام میں رہنمائی اور زمانہ شناسی کے راز مخفی ہیں اور لازوال کائناتی اسراروں کی حقیقتوں سے بھرپور ہے۔ آج بھی اکثر مقامات پر خوبصورت مجالس کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں آپ کی صوفیانہ شاعری اپنے سامعین کو مسحور کر دیتی ہے۔

ولادت : حضرت سلطان باہو اعوان قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق علاقہ سون سکیسر ضلع سرگودھا سے تھا۔ آپ کی ولادت شور کوٹ ضلع جھنگ کے قریب قلعہ قہرگان کے گاؤں میں ہوئی۔ (مناقب سلطانی) سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مغلیہ خاندان کے بادشاہ شاہ جہان کے عہد میں ۱۰۳۹ھ بمطابق ۱۶۳۱ء میں اس دنیا میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد ماجد حضرت سلطان بایزیدؒ محمد حافظ قرآن، متشرع فقیہ اور کامل بزرگ تھے۔ مسائل فقہ پر انہیں کامل دسترس حاصل تھی۔ غالباً اسی بنا پر آپ مغلوں کے منصب دار تھے۔ آپ کا قبیلہ اعوان ہرات سے راستے حجاز مقدس سے کالاباغ اور سون سکیسر میں آکر آباد ہوا تھا۔ مغلیہ بادشاہت کی جانب سے آپ کو شور کوٹ ضلع جھنگ کا پرگنہ جو صوبہ ملتان میں واقع تھا انہیں بطور جاگیر ملا تھا حضرت سلطان باہوؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی راستی تھا۔ آپ کے ایک شعر سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ بڑی نیک فطرت اور صالح خاتون تھیں۔

رحمت حق بر روان راستی
راستی با راستی آراستی

آپ نسب کے لحاظ سے ہاشمی علوی تھے۔ اور آپ کا شجرہ نسب حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ پر ختم ہوتا ہے۔ آپ کے والد حضرت سلطان بایزید محمدؒ تو آپ کے بچپن میں ہی وصال فرما گئے تھے۔ لہٰذا آپ کی تربیت آپ کی والدہ ماجدہ نے کی۔ والدہ نے ہی انہیں راست روی

سکھائی۔ اور انہی کے فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے شورکوٹ کے جنوب میں گڑھ بغداد میں ایک بزرگ حبیب اللہ قادری کے پاس روحانی تربیت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے حجرہ شاہ مقیم کے حضرت عبدالقادر اور صوفی عبدالرحمٰن دہلوی سے روحانی فیض حاصل کیا۔ حضرت حبیب اللہ قادری نے آپ کو تارک الدنیا ہونے کی تلقین بھی کی۔ اور ان کی رہنمائی کے باعث آپ صوفی عبدالرحمٰن دہلوی کے پاس پہنچے جو کہ دہلی میں اورنگ زیب عالمگیر کے منصب دار تھے۔

آپ بہت سے بزرگوں کے پاس بھی اسے غرض کے لیے آتے جاتے رہے ملتان میں حضرت بہاؤالحق کے مزار پر چلہ کشی بھی کی۔ یوں تو آپ کی ظاہری تعلیم بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ مگر آپ کی تصنیفات سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ عربی اور فارسی میں آپ قابل قدر استعداد رکھتے تھے۔ علم باطنی نے البتہ علوم کے دروازے آپ پر کھول دیے تھے۔ خود فرماتے ہیں کہ :

"ایں فقیر را علم ظاہری چنداں نہ بود، اما از واردات و فتوحات علم باطنی چنداں علوم کشاد کہ برائے اظہار آں دفترہا باید۔ اما بزرگان مائل و دل فرمودہ اندر گرچہ نیست ما را علم ظاہر ز علم باطنی جانبر گشتہ ظاہر"

آپ کی چار بیویاں تھیں۔ جن میں سے ایک ہندو عورت تھی۔ جس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ کے آٹھ بیٹے تھے آپ اکثر و بیشتر اپنا حال چھپانے کے لیے سیر و سیاحت پر نکل جاتے۔ شکل و صورت اور لباس بالکل درویشانہ ہوتا۔ خود شکنی کے لیے گدائی بھی کرتے ، فرماتے ہیں :

نفس را رسوا من از گدا ہر دورے قدمے زنم بہر خدا درے

کبھی کبھی آپ کھیتی باڑی بھی کیا کرتے تھے۔ بیل خرید کر کاشت کرتے اور فصل ابھی کچی ہوتی کہ بیلوں کو کھلا دیتے اور خود تنہا یا کسی اور درویش کے ہمراہ کسی سفر پر نکل جاتے اور نامعلوم مقامات پر استغراق کے عالم میں بیٹھتے، تیس سال آپ اپنے مطلوب کو ڈھونڈتے رہے اور جب مل گیا آپ طالب بیا، طالب بیا پکارتے رہے لیکن کوئی اولعزم طالب آپ کو نہ

ملا۔ ترک بدرجہ ء کمال تھا۔آپ فرماتے تھے۔دین اور دنیا کا یکجا رہنا ناممکن ہے۔آپ شرع کی پابندی کا بڑا اہتمام کرتے تھے۔آپ کا طریقہ محو اور شریعت کا تھا۔

ہر مراتب از شریعت یافتم پیشوائے خود شریعت ساختم

ایک مرتبہ ماہ رمضان تھا اور آپ کلر کہار ضلع جہلم کی ایک غار میں استغراق کی حالت میں رہے۔ روزے قضا ہو گئے۔ مگر بعد میں حتیٰ کہ نماز تراویح کی قضا ادا کی۔آپ سلسلہ عالیہ قادریہ کے چشم و چراغ تھے۔آپ کا نام باہو نبی اکرم ﷺ کے حسب ارشاد آپ کی ولادت با سعادت پر رکھا گیا تھا۔آپ اس نام پر بہت خوش ہوا کرتے تھے کہ آپ کے نام "ہو" آتا ہے۔اور فرمایا کرتے تھے کہ میری والدہ پر خدا کی رحمت ہو کہ انہوں نے میرا نام "باہو" رکھا جو ایک نقطے سے "یا ہو" ہو جاتا ہے۔ شیر خوارگی کے زمانے میں بھی آپ نے رمضان المبارک میں روزے کی ساعتوں میں بھی دودھ نہیں پیا۔ گویا آپ نے شیر خوارگی میں بھی روزے کی ادائیگی شروع کی۔آپ نے لاہور کے قیام کے دوران کئی اولیائے اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور کئی مزارات پر حاضری دی۔ اور ان سے فیوض و برکات حاصل فرمائی۔ آپ نے لاہور میں شاہ جمالؒ (متوفی ۱۶۵۰)ء حضرت سید جان محمد حضوری قادریؒ (متوفی ۱۶۵۴) حضرت شاہ چراغ قادریؒ (متوفی ۱۶۵۷) حضرت شاہ گداءؒ قادری شطاری (متوفی ۱۶۶۰) حضرت شیخ عارف چشتیؒ (متوفی ۱۶۴۹) حضرت شاہ بریان بخاری سہروردیؒ (متوفی ۱۶۵۰) حضرت شاہ کمال سروردی (متوفی ۱۶۴۹) حضرت شیخ حاجیؒ (متوفی ۱۶۴۱) حضرت شاہ ابوالخیر بغدادیؒ (متوفی ۱۷۱۹) سے ملاقات کی۔آپ نے رسول اکرم ﷺ سے بھی روحانی فیض حاصل فرمایا۔آپ فرماتے ہیں

دست بیعت کر ومارا مصطفےٰ ﷺ دید خود خوانداست مارا مجتبےٰ ﷺ
شد اجازت باہو را راز مصطفےٰ ﷺ خلق را تلقین کن بہر از خدا
نفس را تحقیق کردم از خدا بر حقیقت یافتم از مصطفےٰ ﷺ

قیام دہلی کے دوران آپ شہر گلیوں اور بازاروں میں سیر کرتے تھے۔ اور جس پر

اپنی نگاہ کرم ڈالتے اس کو تھوڑی ہی دیر میں خدار سیدہ بنا دیتے۔ جب آپ کا لوگوں نے یہ فیض عام دیکھا تو دہلی میں آپ کا چرچا ہونے لگا۔ کسی نے آپ کے پیر و مرشد سے بھی اس کا ذکر کر دیا۔ انہوں نے آپ کو طلب کیا اور فرمایا:

"ہم نے تمہیں نعمت خاص سے نوازا اور تم نے اس خاص نعمت کو عام کر دیا"۔

جواب میں آپ نے عرض کیا:

"حضرت نے جس نعمت خاص سے مجھے شرف فرمایا۔ اس کی آزمائش تھی کہ اس فقیر کو کس قدر نعمت گراں مایہ حاصل ہوئی ہے۔ اور اس کی ماہیت کیا ہے"۔

آپ کی تصنیفات: ان کی تعداد ایک سو چالیس بیان کی جاتی ہے۔ فقیر نور محمد کلانچوی (م ۱۹۶۰ء) لکھتے ہیں کہ انہوں نے ان سے چھوٹی بڑی چالیس قلمی کتابیں اکٹھی کی تھیں۔ یہ تمام عربی فارسی میں ہیں۔ اور فقر و تصوف سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی زبان سلیس اور سادہ ہے ایک ایک لفظ میں مصنف کی روح کا جوش تیقن موجود ہے۔ آپ کے ایک دیوان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

پنجابی ادبیات: عربی فارسی کی محولہ بالا تصنیفات کے علاوہ آپ کے پنجابی زبان میں ابیات بھی ملتے ہیں جو سی حرفی کی صورت میں ہیں۔ ہر حرف کے تحت بندوں کی تعداد برابر نہیں۔ بعض حروف ایک بند پر ختم ہو جاتے ہیں۔ بعض کے متعدد بند ہیں اور بعض بالکل ترک کر دیئے ہیں۔ ہر بند کے چار مصرعے ہیں مگر حرف "ج" کا ایک بند پانچ مصرعے رکھتا ہے اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی طے شدہ اسکیم کے مطابق شاعری کی غرض سے یہ ابیات لکھے گئے بلکہ وقتاً فوقتاً اپنے تاثرات اور کیفیات بیان کرنے کے لیے کئے گئے تھے۔ ان میں ابتدائی زمانہ کے ابیات بھی ہیں۔ جب آپ تلاش حق میں سرگرداں تھے اور زمانہ وصول کے بھی، بعض بند الحاقی بھی ہیں۔ انوار سلطانی میں فقیر گرداں نور محمد کلاچوی نے ہر قسم کے کل ۱۴۰ بند دیئے ہیں۔ مگر مقبول الٰہی نے ۱۸۶ بند درج کیے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کا انگریزی نظم میں عمدہ ترجمہ بھی دیا ہے۔

ابیات بلحاظ زبان و اسلوب :

ابیات میں ضلع جھنگ کی پنجابی زبان استعمال ہوئی ہے۔ عربی فارسی کے الفاظ بعض بندوں میں پچاس فی صد تک پہنچ جاتے ہیں۔ بعض مقامات پر سلطان صاحبؒ نے علمی اصلاحات بھی کی ہیں۔ ان الفاظ سے بند مشکل ہو جاتے ہیں۔ مگر بہت سے بند ایسی سادہ اور ٹھیٹ پنجابی زبان میں لکھے گئے ہیں کہ ان پڑھ پنجابی عوام بھی باآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً :

ددھ تے دہی ہر کوئی رڑ کے عاشق بھاہ رڑ کیندے
تن چٹورا من مند ھانی آہیں نال ہلیندے
دکھاں دا نیترا کڈھے لسکارے غماندا پانی پیندے
نام فقیر تنہاں دا باہو، جہڑے ہڈاں توں مکھن کھڈ ہیندے

اس بند میں جو تصویر کاری کی گئی ہے وہ بالکل دیہاتی زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔ الفاظ بھی دیہاتیوں کے اپنے ہیں۔ اس طرح کے بند کافی تعداد میں ہیں۔ اور جلد از بر ہو جاتے ہیں ان میں تشبیہات اور استعارات بھی دیہات سے متعلق ہیں۔ لیکن بعض اوقات ان خصوصیات کے ساتھ جب جذب کی گرمی اور فکر کی گہرائی شامل ہو جاتی ہے تو بند بڑا بلند ہو جاتا ہے اور اسے بلا شبہ عالمی ادب کے مقابلے میں رکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً :

دل دریا سمندروں ڈونگھے کون دلاں دیاں جانڑے
وچے بیڑے وچے جھیڑے وچے ونجھ موہانڑے

چوداں طبق دلے دے اندر تنبو وانگن تانڑے
فاضل ست فضیلت بیٹھے جداں دل اگا ٹھکانڑے

لیکن سلطان صاحب ذات مطلق کے پرستار ہیں جہاں اضافات ختم ہو جاتے ہیں۔ زمان و مکان، موت و حیات اور کفر و اسلام کا قصہ باقی نہیں رہتا۔ عبد بھی معبود کے

ساتھ مطلقیت میں شامل ہو جاتا ہے۔ سلطان صاحبؒ کے فکر و نظر کی اس حیثیت کا اثر ان کے اسلوب پر بھی پڑا ہے۔ وہ سب اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اور علمی رنگ غالب رہتا ہے تو ان کے اسلوب میں اشکال پیدا ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ بند پڑھیے!

موتوا، والی موت نہ ملسی جیں وچہ عشق حیاتی!
موت وصال تھیوسی حکو جداسم پڑھیو سی ذاتی!

عین دے وچوں عین تھیوسی دور ہوئے قربانی
ہو ذکر ہمیش سڑیندا باہو دنہاں سکھ نہ راتی

اس کے باوجود اپنی فکر کو اس سطح پر رکھ کر جب سلطان صاحبؒ معنوی باتیں استعارے کے ذریعے بیان کرتے ہیں، تجسیم سے کام لے کر فکر کو مرئی رنگ دے دیتے ہیں اور عوامی شعور کو بھی ملحوظ رکھتے ہیں۔ اس وقت ان کی شاعری فنی لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ان کے ابیات کا پہلا بند :

(الف) اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچہ لائی ملاحظہ ہو

اس کا ایک ایک لفظ سارے بند کی تشکیل میں مصروف نظر آتا ہے۔ اسی طرح لامکاں، اپنی ذات اور دنیا کے تعلق کا ڈرامائی تاثر کے ساتھ بیان ذیل کے بند میں قابل دید ہے۔

عشق چلایا طرف اسماناں عرش فرش نکایا
روئی دنیا ٹھگ نہیں ساتوں ساڈا اگے جی گھبرایا

اسیں پردیسی ساڈا وطن دوراڈاایویں کوڑا لالچ لایا
مرگئے، جو مرنے تھیں پہلے تناں، ہی رب نوں پایا

اسلوب کے اعتبار سے آپ کے ابیات میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ آج آپ کے ہر مصرعہ ، کے اختتام پر لوگوں نے لفظ ہو بڑھادیا ہے، حالانکہ آپ نے اس ردیف

کے بغیر شعر کہے تھے۔ اس کی وجہ سے ترنم بے شک مسحور کن ہو جاتا ہے اور جذبہ اور وارفتگی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جس صورت میں سلطان صاحبؒ نے یہ بند کہے تھے وہ زیادہ بلیغ ہے توجہ معانی کی طرف زیادہ رہتی ہے اور ہم مخرج حروف کا صوتی تاثر بھی زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

آپ کے فقر کی خصوصیات :

آپ کے علم کے بغیر فقیری کو ضرررساں سمجھتے تھے۔ ان کے خیال میں اس طرح سینکڑوں سال بھی عبادت کی جائے، غفلت دور نہیں ہوتی، اور انسان اللہ سے بیگانہ رہتا ہے الٹا کفر میں مبتلا رہنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس علم کو بھی آپ بے کار قرار دیتے تھے جس کا نتیجہ محبت الٰہی نہ ہو، عشق کے بغیر نہ علم کا فائدہ ہوتا ہے اور نہ عبادت کا نفع۔ آپ کے فقر کو قوت اور حرکت عشق سے حاصل ہوتی ہے۔ اسی لیے آپ کے فقر میں جوش اور حرکت ہے۔ عشق کے ساتھ آپ ذکر اور فکر کو ضروری تصور فرماتے ہیں۔ ذکر جذبے میں پختگی پیدا کرتا ہے۔ اور ایسی بصیرت عطا کرتا ہے جو ہر ذہنی الجھن کو دور کرتی ہوئی آگے نکل جاتی ہے۔

ذکر کنوں کر فکر ہمیشہ اے لفظ لکھا تلوار کنوں
کڈھن آہیں تے جان جلاون فکر کرن اسرار کنوں

فکر دا پھٹیا کوئی نہ جیوے جاں پٹے مڈھپار کنوں
حق دا کلمہ آکھیا باہو جند رکھے نہ فکر دی مار کنوں

فکری طور پر جو دشمن شکست کھا جاتا ہے کبھی جانبر نہیں ہو سکتا۔ اس لیے سوز عشق کے ساتھ فکر ضروری ہے۔ اس طرح جان باسانی فدا کر کے انسان اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ غور فرمائیے سلطان صاحبؒ کا یہ انداز کتنا فلسفیانہ ہے۔ اسی لیے آپ فقہ ابن العربی کے فقر سے مشابہت رکھتا ہے۔ ابن العربی (م ۱۲۴۰ء) اور عبدالکریم الجیلی (م ۱۴۲۸ء) کے مرد کامل کی طرح کمال فقر حاصل کرنے کے بعد آپ فلسفۂ اطلاق کا مظہر بن جاتے ہیں۔ آپ کی زبان سے سنیئے :

ہووا جامہ پہن کر بندے اسم کہاون ذاتی

نہ اوتھ کفر اسلام دی منزل نہ اوتھ موت حیاتی

شاہ رگ تھیں نزدیک لدھو سے پاول اندر جھاتی

اساں اوہناں وچ اوہ اساں وچ دور رہے قربانی

آپ ذات مطلق میں اس طرح شامل ہو جاتے ہیں کہ مقرب فرشتے بھی پیچھے رہ جاتے ہیں۔آپ اس فقر کو حاصل کرنے کے لیے مرشد کامل سے توسل اور استفادہ ضروری سمجھتے ہیں لیکن ایک بات بڑی تعجب انگیز ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ راہ فقر پر چلانے سے پہلے مرشد کامل اپنے روحانی تصوف سے مسترشد کو احتیاج سے ضرور بے نیاز کردے۔آپ فرماتے ہیں کہ طالب کے دل میں ہر وقت اللہ کا تصور ہے جو خداوند تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔کلمہ طیبہ زبان سے نہیں بلکہ دل سے پڑھا جائے اور اپنے باطن کی طرف نگاہ رہے فقر کی اولین منزل اس وقت شروع ہو گی۔جب روحانی طور پہ بارگاہ نبوی میں حاضری نصیب ہو گی۔پھر راہ ہموار ہے۔باہمت انسان ذات بے پررنگ تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔لیکن اس غرض کے لئے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل رہنا پڑے گا۔اور اپنا حقیقی راز چھپا کر رکھنا ہو گا۔آپ نے خود ہمیشہ اسی طرح کیا۔ایک بار جمعہ کے روز آپ جامع مسجد دہلی میں تھے۔لوگوں کی قلبی کیفیت میں ہیجان سا پیدا ہو گیا۔اورنگ زیب عالمگیر بھی موجود تھا۔اس کی اپنی کیفیت یہی تھی۔تلاش شروع ہوئی۔آپ کملی پہنے ہوئے تھے۔لوگ آپ کو لے گئے۔شہنشاہ نے بیعت کے لیے عرض کی۔آپ نے علیحدگی میں فرمایا فیض چاہتے ہو تو خاموش رہو۔

اگرچہ آپ نے اپنے متصوفانہ خیالات کا اظہار وضاحت سے اپنی باقی تصنیفات مثلاً رسالہ روحی، نور الہدیٰ، اسرار لوحی وغیرہ میں کیا ہے۔لیکن جیسا کہ سطور بالا سے ظاہر ہے پنجابی زبان پر آپ کا یہ احسان ہے کہ اپنے ابیات میں اعلیٰ درجے کے افکار تصوف بڑے حسن کے ساتھ بیان کر کے آپ نے ہر ایک کو بتا دیا ہے کہ یہ زبان بلند وباریک افکار کو بدرجہ اولیٰ ادا کر سکتی ہے۔

شاعری:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو کا کلام اور شاعری دیگر شعراء کے مقابلے میں ایک انفرادی حیثیت کی حامل ہے۔ چونکہ آپ ایک صاحب حال اور بلند مقام صوفی تھے اس لیے آپ کا اسلوب بیان شاعرانہ اور صوفیانہ ہے۔

"الف اللہ چنبے دی بوٹی" میں فرماتے ہیں:

لایحتاج جنہاں نوں ہویا فقر تنہاں نوں سارا ہو
نظر جنہاندی کیمیا ہوئی او کیوں مارن پارا ہو

(سارا فقر ان طالبوں کے لیے ہے جو لایحتاج ہیں۔ اور جن کی نظر کیمیا اثر ہو وہ سونا بنانے کے لیے پارہ کیوں مارتے پھریں۔)

دل دریا سمندروں ڈوہنگا غوطہ مار غواصی ہو
جیں دریا وچ نوش نہ کیتا رہی جان پیاسی ہو

(دل کا دریا سمندر سے بھی گہرا ہے۔ اس میں غوطہ خور کی مانند غوطہ لگاؤ۔ جس نے یہ دریا نوش نہ کیا۔ اس کی روح پیاسی رہی)

راتاں خواب نہ انساں ہر گز جیہڑے اللہ والے ہو
باغا نوالے بوٹے واگوں طالب نت سنبھالے ہو

اللہ کے پیارے رات کو ہر گز نہیں سوتے۔ فقر کے متلاشی اس کی اس طرح حفاظت کرتے ہیں۔ جس طرح باغبان باغ کے ننھے پودوں کی)۔

حافظ حفظ کر کرن تکبر کرن ملاں وڈیائی ہو
ساون ماہ دے بدلاں واگوں پھرن کتاباں چائی ہو

(حافظ قرآن پاک حفظ کر کے تکبر کرتے ہیں۔ اور ملا اپنے علم پر فخر کرتا ہے۔ وہ ساون کے بادلوں کی طرح کتابوں میں لدے پھندے نظر آتے ہیں۔)

پیواں کولوں پتر کہیندی بُھٹھ دنیا مکاراں ہو
جنہاں ترک دنیا تھیں کیتی باہُوؒ لیسن باغ بہاراں ہو

اس مکار دنیا کی خاطر باپ بیٹوں کو ذبح کر دیتے ہیں۔ باہو! جو لوگ دنیا ترک کر دیتے ہیں۔ وہی عیش و مسرت حاصل کرتے ہیں۔)

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ہو
نفی اثبات دا پانی ملیس ہر رگے ہر جائی ہو
اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھلن پر آئی ہو
جیوے مرشد کامل باہو جیں ایہہ بوٹی لائی ہو

(اسم اللہ ذات چنبیلی کی بیل کی مانند ہے۔ جو مرشد نے میرے دل میں اگا دی ہے۔ ذکر الٰہی نے اس بیج و بن کی آبیاری کی۔ جب پھلنے پھولنے پر آئی، تو اس کی خوشبو ہر طرف پھیلنے لگی۔ باہو! میرا مرشد کامل سلامت رہے جس نے یہ بوٹی اگائی۔)

قہر پوے تینوں رہزن دنیا جو توں حق دا راہ مریندی ہو
عاشقاں مول قبول نہ باہوؒ کر کر زاریاں راندی ہو

(اے رہزن دنیا! تجھ پر اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہو، تو حق کے راہ میں ڈاکہ ڈالتی ہے۔ یہ دنیا بہت گریہ و زاری کرتی ہے۔ مگر اے باہوؒ! عاشق اسے پھر بھی قبول نہیں کرتے۔)

فجریں ویلے وقت سویرے نت آن کرن مزدوری ہو
کانواں الاں ہے گلاں تریجی رلی چنڈوری ہو
مارن چیکاں تے کرن مشقت پٹ پٹ کڈھن انگوری ہو
ساری عمر پٹیندی گزری باہوؒ کدی نہ پیا پوری ہو

(کوے، چیلاں اور چنڈول علی الصبح مزدوری کے لیے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ چیخیں مارتے، مشقت کرتے اور انگوری ڈھونڈنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اے باہوؒ! ساری عمر اس تلاش میں گزر گئی۔ مگر دلی مقصد حل نہ ہو سکا۔)

پیرو مرشد غوث الاعظم حضرت عبدالقادری جیلانی نور اللہ مرقدہ سے زیادہ کرتے ہیں۔

سن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سنیں کن دھر کے ہو
میرا بیڑا اڑیا وچہ کپر اندے جتھے مچھ نہ بہندے ڈر کے ہو
شاہ جیلانی محبوب سبحانی میری خبر لیو جھٹ کر کے ہو
پیر جنہاں دا میراں باہوؒ سوئی کدھی لگدے تر کے ہو

(اے پیران پیر! میری فریاد غور سے سنیے۔ میری کشتی وہاں پھنستی ہے جہاں گرداب ہیں۔ اور جہاں خوف کے مارے مگرمچھ بھی نہیں گزرپاتے۔ اے شاہ جیلانی محبوب سبحانی! میری امداد کو جلدی پہنچیے۔ جن کا پیر شاہ میرانؒ ہو وہی تیر کر ساحل پر پہنچتے ہیں۔)

کرامات : ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ دہلی کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور حاضرین کے قلوب کی طرف توجہ فرمائی، تو سب لوگ جو وہاں حاضر تھے۔ اپنے اندر ایک ہیجانی کیفیت محسوس کرنے لگے۔ اس وقت مسجد میں شہنشاہ اورنگ زیب بھی موجود تھا۔ اس نے بھی التماس فیض کیا۔ اور آپ نے اسے توجہ سے نوازا۔ بعد میں جب اس نے تلقین وارشاد کی درخواست کی تو آپ نے "رسالہ اورنگ زیب" اسی کے لیے تصنیف فرمایا۔ بادشاہ آپ

قادری کے سمدھی تھے جو آپ کے پیر و مرشد تھے۔

"مناقب سلطانی" میں لکھا ہے کہ اوائل عمر میں آپ کی نظر جس ہندو پر پڑ جاتی تھی وہ آپ کا نورانی چہرہ دیکھتے ہی مشرف بہ اسلام ہو جاتا تھا۔ ہندوؤں نے اس کا آپ کے والد ماجد سے احتجاج کیا تو آپ نے چوں کے باہر نکلنے کا وقت مقرر کر دیا۔ تاکہ ہندو اس وقت راہ سے الگ رہ سکیں۔ ایک دوسری جگہ یہ تحریر ہے کہ جب دایہ آپ کو سیر و تفریح کے لیے گھر سے باہر لے جاتی تو آپ کے نورانی چہرہ پر جس ہندو کی نظر پڑ جاتی وہ مسلمان ہو جاتا۔

ایک بار کا ذکر ہے کہ سنیاسیوں کا ایک گروہ آپ سے ملنے آیا۔ اور بحث مباحثہ ہو۔ بعد میں وہ سب کے بس ایمان کی دولت سے سر فراز ہوئے اور ان کا شمار بزرگان دین میں ہونے لگا۔ ایک دفعہ آپ کھیت میں ہل چلا رہے تھے کہ ایک حاجت مند آپ کی خدمت میں کشائش رزق کے لیے حاضر ہوا۔ اس وقت آپ پر جذب و کیف کی کیفیت طاری تھی۔ اس کی درخواست پر آپ نے کھیت سے ایک ڈھیلہ اٹھا کر پھینکا تو اس کے گرد مٹی سے سارے ڈھیلے سونے کے بن گئے۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ اپنی حاجت کے مطابق یہاں سے سونا اٹھا لو۔ دوران سیر و سیاحت آپ نے ایک گاؤں میں قیام فرمایا، جہاں ایک بزرگ حضرت شیر شاہؒ رہتے تھے۔ چنانچہ آپ قصبہ سے باہر مراقبہ میں بیٹھ گئے۔ اس وقت حضرت شیر شاہؒ کے درویش وہاں لکڑیاں وغیرہ لینے کے لئے آ گئے۔ ان میں سے ایک آپ کے قریب پہنچا۔ تو اس کا قلب جاری ہو گیا۔ اور اس کے روئیں روئیں سے اللہ اللہ کی آواز آنے لگی۔ دوسرے کی بھی یہی حالت ہوئی، تیسرا بھاگم بھاگ اپنے مرشد کے پاس پہنچا، اور تمام واقعہ بیان کیا۔ چنانچہ حضرت شیر شاہؒ اپنے دیگر درویشوں کے ہمراہ آپ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ ایک ٹیلہ پر بیٹھے ہیں۔ اور ذکر حق میں مشغول ہیں۔ حضرت شیر شاہؒ نے فرمایا کہ میں حضرت رسول مقبول ﷺ کی کچہری میں جاتا ہوں، مگر میں نے وہاں آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ آج رات دربار نبوی ﷺ میں پہنچ کر تمام بات آپ پر آشکار ہو جائے گی۔ چنانچہ رات کو جب حضرت شیر شاہؒ دربار نبوی ﷺ میں پہنچے تو حضرت سلطان باہو کو تلاش کیا مگر وہ کہیں نظر نہ آئے۔ اتنے میں انہوں نے دیکھا کہ ایک شیر خوار بچہ رسول کریم ﷺ کی آستین

مبارک سے نکل کر آپ کی گود میں کھیلنے لگا۔ اور آنحضرت ﷺ نے اسے بچے کی طرح پیار فرمایا۔ پھر وہ بچہ باری باری خلفائے راشدین، اصحاب کبار، حضرت حسنین کریمین، شیخ عبد القادر جیلانیؒ اور دیگر حاضرین انبیاء مرسلین اور اولیائے کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی گود میں کھیلتا رہا۔ اور بعد ازاں وہ نوری حضوری بچہ حضرت شیر شاہؒ کی داڑھی کے دو بال نکال لیے جس سے حضرت شیر شاہؒ نے درد محسوس کیا، مگر پاس ادب سے نہ بول سکے۔ اور پھر وہ نوری بچہ تمام حاضرین بزم نبوی ﷺ کی گود میں کھیلتے کھیلتے حضرت رسول اکرم ﷺ کی گود میں آکر آپ کی آستین میں گھس کر غائب ہو گیا۔

اگلے دن علی الصبح حضرت شیر شاہؒ اس ٹیلے پر پہنچے، اور آتے ہی غضب ناک لہجے میں کہا کہ رات کو آپ کو دربار نبوی ﷺ میں نہیں دیکھا۔ اس پر آپ نے اس کی داڑھی کے دونوں بال ان کو تھما دیے۔ وہ ان بالوں کو دیکھ کر معذرت خواہ ہوئے اور پھر وہ ایک دوسرے کے ہمراز و ہم جلیس بن گئے۔

ایک دفعہ آپ اطراف ڈیرہ غازی میں سفر کر رہے تھے کہ قصبہ چھیری پہنچے یہ قصبہ حضرت پیر عادل غیاث الدینؒ تیغ سراں کے مقبرہ کے متصل ہے۔ اور ایک عورت کے مہمان ہوئے۔ اس کی لڑکی پنگھوڑے میں تھی۔ یک دم رونے لگی۔ اس عورت کے کہنے پر آپ نے پنگھوڑا کو ہلا دیا۔ چنانچہ اس لڑکی کا قلب جاری ہو گیا۔ اور بعد ازاں وہ ولیہ کاملہ بنی۔ یہ لڑکی فاطمہ قوم بلوچ مستوئی سے تھی۔ اس کا مزار قصبہ فتح خاں اور قلعہ گزائیک کے قریب ہے۔

حضرت شیخ جنید قریشی کے فرزند شیخ کالو شاہ آپ کے مرید تھے ایک دفعہ وہ اپنے مرشد سے ملنے شور کوٹ پہنچے۔ اور حضرت کے مکان پر تشریف لے گئے، تو ہو کے ذکر کی آواز سنی، مگر جب حجرہ دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ حضرت شیخ کالو کئی مرتبہ حجرہ کے اندر اور باہر آئے گئے۔ مگر کوئی نظر نہ آیا اسی دوران حضرت سلطان باہو نے حجاب سے پردہ ہٹا دیا۔ اور مرید کو شرف ملاقات سے سرفراز فرمایا۔ حضرت شیخ جنید قریشی اور حضرت کالو شاہ کے مزارات موضع سردار پور میں مرجع خلائق ہیں۔

ایک دفعہ آپ نے ایک لکڑہارے کی طرف توجہ سے دیکھا تو اسے اعلیٰ روحانی مقام پر پہنچادیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اسے فنافی اللہ کا مرتبہ نصیب ہو گیا۔

اور آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ کے خلفاء نے آپ کے زیر تربیت رہ کروہ فیوض وبرکات حاصل کیے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ اور انہوں نے دور دراز مقامات تک آپ کی تعلیمات وارشادات کو پہنچایا۔ اور ایک ایسی مثال سوسائٹی تشکیل کی جس کا نظریہ فقر تھا۔

خلفائے کرام : خلفائے کرام میں حضرت مومن شاہ گیلانیؒ، حضرت سلطان نورنگؒ (کھتران) حضرت ملا معافیؒ بلوچستانی اور حضرت شیر شاہؒ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

ارشادات :

۱۔ فرمایا: جولوگ راگ سنتے ہیں۔ ان کے دل مردہ اور نفس زندہ ہوتا ہے۔

۲۔ جو شخص اپنی مشیخیت کے بھروسے پر رسول ﷺ کی متابعت چھوڑ کر رہبری اور پیشوائی کرے گا۔ وہ خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔

۳۔ سخاوت کرنے سے اللہ کی مخلوق کا حق ادا ہوتا ہے۔

۴ کسی صوفی کا ایک فعل شرع محمدی کے خلاف ہوگا، تو وہ صوفی نہیں بلکہ شیطان ہوگا اور اس سے کنارہ کشی کرنی چاہیے۔

۵۔ دنیادار دنیا اور سیم وزر کے غلام ہیں۔ مگر یہ سیم وزر فقیر عارف باللہ کے غلام ہیں۔

۶۔ جو مرشد قوت باطنی نہ رکھے وہ مریدوں کی رہبری نہ کرے۔

۷۔ جو مرشد نہ ہی مراعات دینوی حاصل کرتا ہے۔ اور نہ مقامات معرفت طے کرتا ہے۔ وہ دونوں جہانوں کی رسوائی اور ذلت اپنے سر لے لیتا ہے۔

۸۔ صاحب ذکر خفی دنیا ومافیہا سے کچھ خبر نہیں رکھتا۔

۹۔ ولی وہ مرد راہ ہے جس کی باطنی آنکھ کھل جاتی ہے اور اسے توحید میں استغراق

حاصل ہوتا ہے اور جو مقام فنافی اللہ پر فائز ہوتا ہے۔ لوگ اس کے وصال کے بعد اس کی قبر سے فیوض وبرکات حاصل کرتے رہتے ہیں۔

۱۰۔ فقیرباوجود استغراق کے شریعت کے کسی فرض یا سنت کو قضا نہیں کرتا۔

۱۱۔ رسول اکرم ﷺ زندوں کی طرح اس جہاں میں متصرف ہیں اور جو شخص اخلاص سے آپ کی خدمت اقدس میں عرضداشت پیش کرتے ہیں۔ آپ اس کو قبول فرما کر اس کی حاجت روائی کرتے ہیں۔

تصنیفات : اپنی تصنیفات میں حضرت سلطان العارفینؒ نے ان بزرگان کرام کے حوالے قلمبند کئے ہیں۔ قرآن پاک، احادیث کے علاوہ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت ابو سعید ابوالخیرؒ، حجتہ الاسلام حضرت امام غزالیؒ، حضرت ابو سعید حزریؒ، حضرت مولانا خز جلال الدین رومیؒ، حضرت شمس تبریزیؒ، حضرت فریدالدین عطارؒ، حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ، حافظ شیرازیؒ، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ، حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت رابعہ بصریؒ، حضرت شفیق بلخیؒ، حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ، حضرت ابو بکر واسطیؒ، حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاںؒ، جہاں گشت شیخ الاسلامؒ، حضرت عبداللہ انصاریؒ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت خواجہ حسن بصریؒ، حضرت جنید بغدادیؒ، سائب تبریزیؒ، خاقانیؒ، مرغوب تبریزیؒ وغیرہ ہے۔ ان کی تفصیل اس طرح ہے :

۱۔ ابیات سلطان باہو : اس کی اشاعت کا کام نہایت اعلیٰ انداز میں حضرت پروفیسر سلطان الطاف علی ایم اے پرنسپل گورنمنٹ کالج کوئٹہ نے کر دیا ہے۔

۲۔ امیر الکونین : اس کتاب میں آپ نے اپنے متعلق کئی ایک تفصیلات سے آگاہ کیا ہے۔

۳۔ اسرار قادری : اس کتاب میں اسم اللہ کے تصور کی تاثیر اور فقیر کامل کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

ہے۔

۵۔ اورنگ شاہی: یہ کتاب آپ نے اورنگ زیب عالمگیر کے لیے لکھی تھی۔ جن ایام میں آپ دہلی گئے ہوئے تھے۔ اس میں "حضرت اورنگ زیب عادل بادشاہ" کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔

۶۔ جامع الاسرار: اس کتاب میں ترک دنیا کے متعلق نہایت تفصیل سے آگاہ کیا گیا ہے۔

۷۔ تیغ برہنہ: یہ کتاب نفس موذی کے قتل کرنے والی تلوار کی مانند ہے۔

۸۔ دیوان فارسی: اس میں آپ کا فارسی کلام ہے۔

۹۔ رسالہ روحی: یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے۔ اس میں ارواح کے متعلق اظہار خیال کیا گیا ہے۔

۱۰۔ عین الفقر: اس میں طالبان خدا اور درویشان فنافی اللہ کے احوال و مقامات موجود ہیں۔

۱۱۔ شمس العارفین: یہ آپ کی مختلف تصنیفات کے اقتباسات کا مجموعہ ہے۔

۱۲۔ عقل بیدار: اس کتاب میں عملی سلوک کے لیے نقش اور دائرے نقل کر کے ہر ایک کے اثرات و نتائج کے بارے میں تفصیل دی گئی ہے۔

۱۳۔ قرب دیدار: اس کتاب میں طالب اور مرشد کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

۱۴۔ کلید جنت: کتاب کے آٹھ باب ہیں۔ اس میں ذکر و تصور اسم ذات کے طریقے اسم ذات کے طریقےبیان کئے گئے ہیں۔

۱۵۔ گنج الاسرار: اس رسالہ میں حضرت غوث الاعظمؓ اور ان کے طریقہ کی تعریف بیان کی گئی ہے۔

۱۶۔ محبت الاسرار: اس کتاب میں فقر و درویشی کے متعلق اشارات و اسرار بیان کئے ہیں۔

۱۷۔ مجالسۃ النبی ﷺ: فنافی اللہ فنافی الرسول اور فنافی الشیخ کی تشریح میں ہے۔

۱۸۔ کلمتہ التوحید (کلاں) : اس میں ذکر الٰہی اور تصور اسم اللہ ذات کی مشق کا بیان درج ہے۔

۱۹۔ کلمتہ التوحید (خورد) : اس میں سلوک کے مختلف نکات طالبان حق کی راہنمائی کے لیے بیان کیے گئے ہیں۔

۲۰۔ محکم الفقراء : طالب کے لیے علم قرآن و حدیث ضروری ہے۔ اسکی تشریح ہے۔

۲۱۔ محک الفقراء : (خورد) یہ رسالہ آپ کی تعلیمات کی تلخیص ہے۔ اس کا پیر غلام دستگیر نامیؒ نے اردو ترجمہ کیا تھا۔

۲۲۔ مفتاح العارفین : مرشد کی خصوصیات کے بارے میں تفصیل دی گئی ہے۔

۲۳۔ نور الہدیٰ (کلاں) : یہ کتاب حضرت صاحب کی تعلیمات کی بعض جزئیات کو سمجھنے کے لیے مفید ہے۔

۲۴۔ فضل اللقا : یہ رسالہ بادشاہ اسلام محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے لیے تحریر کیا گیا۔

۲۵۔ نور الہدیٰ (خورد) : اس میں مرشد اور مرید کے خصائص بیان کیے گئے ہیں۔

۲۶۔ طرفتہ العین :

۲۷۔ کلید التوحید :

نایاب کتب میں مجموع الفضل تمیز الرحمٰن، قطب الاقطاب، شمس العاشقین، عین السخا اور دیوان باہو کبیر و صغیر شامل ہیں۔

اولاد : صاحبزادگان میں حضرت سلطان نور محمدؒ، حضرت سلطان ولی محمدؒ، حضرت سلطان لطیف محمدؒ، حضرت سلطان صالح محمدؒ، حضرت سلطان اسحاق محمدؒ، حضرت سلطان فتح محمدؒ، حضرت سلطان شریف احمدؒ اور حضرت سلطان حیات محمد تھے۔ حضرت سلطان حیات محمد بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔

سرور دو عالم کی زیارت: سن رشد کو پہنچنے کے بعد ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم نے آپ کو ایک دن سرکار رسالت مآب ﷺ کے دربار میں پیش کیا۔ "عین الفقر" میں لکھا ہے کہ ختمی مرتبت تاجدار مدینہ حضرت محمد ﷺ نے آپ کو بیعت سے مشرف فرمایا۔ آپ اس کا ذکر خود اس طرح فرماتے ہیں کہ دربار نبوی ﷺ سے مجھے وہ درجات اور مقامات بلند ملے جو بیان سے باہر ہیں۔ پھر قطب ربانی، شیر یزدانی، محبوب سبحانی غوث الاعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کے سپرد فرمایا۔

وصال: آپ کا وصال یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ مطابق ۲ مارچ ۱۶۹۱ء بروز جمعرات عہد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر میں ہوا۔ آپ نے تریسٹھ سال کی عمر پائی اور شور کوٹ میں دفن ہوئے۔ ایک بار مزار پر انوار کو دریا کی طغیانی کا خطرہ ہوا تو اس جگہ سے جسد اقدس نکال کر موجودہ جگہ پر مزار بنایا گیا۔ جو آج تک زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ خود فرماتے ہیں:

نام فقیر تنہاں دا باہوؒ قبر جنہاں دی جیوے ہو

وفات کے کے بعد آپ کو قلعہ قہرگان کے اندر دفن کیا گیا۔ مگر جب ۱۷۶۶ء میں جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ جو بھنگی مل کے سردار تھے نے شور کوٹ پر حملہ کرنے کی ٹھانی اور وہاں کے لوگ ادھر ادھر پناہ حاصل کرنے لگے تو وہ آپ کی نظر کرم سے جلد واپس چلے گئے۔ پھر ۱۷۷۵ء میں جب دریائے چناب نے اپنا رخ تبدیل کیا اور قریب تھا کہ مزار پر انوار دریا برد ہو جائے تو مریدین باصفا نے آپ کے تابوت کو وہاں برد سے نکالا۔ اور موجودہ جگہ دفن کر دیا جو کہ تھانہ گڑھ مہاراجہ سے دو میل کے فاصلے پر جانب جنوب مغرب واقع ہے۔ لکھا ہے کہ جب آپ کا تابوتِ قبر سے نکالا گیا تو جسم اطہر صحیح اور سالم تھا۔ جس کو بے شمار لوگوں نے دیکھا۔ اور حیران ہوئے۔

دعا گو

اکمل اویسی پیرزادہ

(چیرمین) ادارہ الاویس لاہور

الف

۱۔ الله چنبے دی بوٹی میرے مَن وچ مرشد لائی ہُو
نفی اثبات دا پانی ملیس ہر رگے ہر جائی ہُو
اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھُلاں تے آئی ہُو
جیوے مُرشد کامل باہُو جیں ایہ بوٹی لائی ہُو

الف

۲۔ الله پڑھیوں پڑھ حافظ ہویوں ناں گیا حجابوں پردا ہُو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویوں بھی طالب ہویوں زر دا ہُو
سیئے ہزار کتاباں پڑھیاں پر ظالم نفس نہ مردا ہُو
باجھ فقیراں کسے نہ ماریا باہُو ایہو چور اندر دا ہُو

الف

۳۔ احد جد دتی وکھالی از خود ہویا فانی ہُو
قرب وصال مقام نہ منزل ناں اُوتھے جسم نہ جانی ہُو
نہ اُوتھے عشق محبت کائی نہ اُوتھے کون مکانی ہُو
عینوں عین تھیوسے باہُو سرّ وحدت سُبحانی ہُو

الف

۴۔ اللہ صحی کیتو سے جداں چمکیا عشق اگوہاں ہُو
راتیں دیہاں دیوے تاتکھیرے نت کرے اگوہاں سوہاں ہُو
اندر بھاہیں اندر بالن اندر دے وچ دھوہاں ہُو
باہُو شوہ تداں لدھیوسے جداں عشق کیتو سے سوہاں ہُو

الف

۵۔ ایہہ دنیاں زن حیض پلیتی کیتی مَل مَل دھوون ہُو
دنیاں کارن عالم فاضل گوشے بہہ بہہ رودن ہُو
جیندے گھر وچ بوہتی دنیاں اوکھے گھوکر سودن ہُو
جنہاں ترک دنیا تھیں کیتی باہُو واہندی نکل کھلودن ہُو

الف

۶۔ اَلَستُ بِرَبِّکُم سنیا دل میرے نت قالُو بلیٰ کوکیندی ہُو
حُب وطن دی غالب ہوئی ہک پل سون نہ دیندی ہُو
قہر پوے تینوں رہزن دنیا توں تاں حق دا راہ مریندی ہُو
عاشقاں مول قبول نہ کیتی باہُو توں نے کر کر زاریاں روندی ہُو

الف

۷. ایہو نفس اساڈا بیلی جو نال اساڈے سِدھا ہُو
زاہد عالم آن نِوائے جتھے ٹکڑا ویکھے بِدّھا ہُو
جو کوئی اُسدی کرے سواری اس نام اللہ دا لدّھا ہُو
راہ فقر دا مشکل باہُو گھر ماں نہ سیرا رِدّھا ہُو

الف

۸. ازل اَبد نوں صحی کیتو سے ویکھ تماشے گزرے ہُو
چوداں طبق دلیندے اندر آتش لائے حجرے ہُو
جنہاں حق نہ حاصل کیتا اوہ ردّہیں جہانیں اُجڑے ہُو
عاشق غرق ہوئے وِچ وحدت باہُو ویکھ تنہاندے مجرے ہُو

الف

۹. اندر ہُو تے باہر ہُو ایدم ہووے نال جلیندا ہُو
ہُو دا داغ محبت والا ہر دم پیا سڑیندا ہُو
جتھے ہُو کرے رُشنائی چھوڑ اندھیرا ویندا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جہڑا ہُو نوں صحی کریندا ہُو

الف

۱۰- اوہی لعنت دنیاں تائیں تے ساری دنیاں داراں ھُو
جیں راہ صاحب دے خرچ نہ کیتی لین غضب دیاں ماراں ھُو
پیوواں کولوں پُتر کوہاوے بھٹھ دنیاں مکاراں ھُو
جنہاں ترک دنیاں دی کیتی باھُو لین باغ بہاراں ھُو

الف

۱۱- ایہہ دنیاں رن حیض پلیتی ہرگز پاک نہ تھیوے ھُو
جیں فقر گھر دنیاں ہووے لعنت اس دے جیوے ھُو
حُب دنیاں دی رب تھیں موڑے ویلے فکر کچھیوے ھُو
سہ طلاق دنیاں نوں دیئے جے باھُو سچ پچھیوے ھُو

الف

۱۲- ایمان سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ھُو
منگن ایمان شرماون عشقوں دل نوں غیرت ہوئی ھُو
جس منزل نوں عشق پہچاوے ایمان نوں خبر نہ کوئی ھُو
میرا عشق سلامت رکھیں باھُو ایمانوں دیاں دھروئی ھُو

الف

۱۳۔ ایہ تن میرا چشماں ہووے تے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ہُو
لُوں لُوں دے مُڈھ لکھ لکھ چشماں ہک کھولاں ہک کجاں ہُو
اینناں ڈٹھیاں صبر ناں آوے ہور کتے دل بھجاں ہُو
مرشد دا دیدار ہے باہُو مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہُو

الف

۱۴۔ اندر وچ نماز اساڈی ہکسے جا نیتوے ہُو
نال قیام رکوع سجودے کر تکرار پڑھیوے ہُو
ایہہ دل ہجر فراقوں سڑیا ایہہ دم مرے نہ جیوے ہُو
سچا راہ محمد والا باہُو جیں وچ رب لبھیوے ہُو

الف

۱۵۔ اکھیں سُرخ موہیں تے زردی ہر دلوں دل آہیں ہُو
مہا مہاڑ خوشبوئی والا پہونتا دنج کداہیں ہُو
عشق مشک نہ چھپے رہندے ظاہر تھیں اتھاہیں ہُو
نام فقیر تنہاں دا باہُو جنہاں لامکانی جاہیں ہُو

الف

١٦۔ اندر کلمہ کل کل کردا عشق سکھایا کلماں ہُو
چوداں طبق کلمے دے اندر قرآن کتاباں ملماں ہُو
کانے کپ کے قلم بناون لکھ نہ سکن قلماں ہُو
باہُو ایہہ کلمہ مینوں پیر پڑھایا ذرا نہ رہیا الماں ہُو

الف

١٧۔ ایہہ تن رب سچے دا حجرا وچ پا فقیرا جھاتی ہُو
ناں کر منّت خواج خضر دی تیرے اندر آب حیاتی ہُو
شوق دا دیوا بال ہنیرے متاں لبھی دست کھڑاتی ہُو
مرن تھیں اگے مر رہے باہو جنہاں حق دی رمز پچھاتی ہُو

الف

١٨۔ ایہہ تن رب سچے دا حجرا دل کھڑیا باغ بہاراں ہُو
وچے کوزے وچے مصلّے وچے سجدے دیاں تھاراں ہُو
وچے کعبہ وچے قبلہ وچے الاّ اللہ پکاراں ہُو
کامل مرشد ملیا باہُو اوہ آپے لیسی ساراں ہُو

الف

۱۹۔ اوجھڑ جھل تے مارو بیلا جتھے جالن آئی ہو
جس کدھی نوں ڈھاہ ہمیشاں اوہ ڈھٹھی گل دھائی ہو
نیں جنہاں دی ہے سراندی اوہ سکھ نہیں سوندے راہی ہو
ریت تے پانی جتھے ہوون اکٹھے باہو اتھے بنی نہیں بجدی کائی ہو

الف

۲۰۔ آپ نہ طالب ہیں کہیں دے لوکاں نوں طالب کردے ہو
چانون کھیپاں کردے سیپاں اللہ دے قہر توں نا ہیں ڈردے ہو
عشق مجازی تلکن بازی پیر اوتے دھردے ہو
اوشرمندے ہوسن باہو اندر روز حشر دے ہو

الف

۲۱۔ اندر بھی ہو باہر بھی ہو باہو کتھاں لبھیوے ہو
سے ریاضتاں کر کراہاں توڑے خون جگر دا پیوے ہو
لکھ ہزار کتاباں پڑھ کے دانش مند سدیوے ہو
نام فقیر تہنیندا باہو قبر جنہاں دی جیوے ہو

الف

۲۲۔ اللہ چنبے دی بوٹی میرے من وچ مُرشد لاندا ہُو
جس گت اُتے سوہنا راضی ہوندا اوہو گت سکھاندا ہُو
ہردم یاد رکھے ہر ویلے سوہنا اٹھاندا بہاندا ہُو
آپ سمجھ سمجھیندا باہُو آپ آپے بن جھاندا ہُو

ب

۲۳۔ باہُو باغ بہاراں کھڑیاں نرگس ناز شرم دا ہُو
دل وچ کعبہ صحی کیتو سے پاکوں پاک نرم دا ہُو
طالب طلب طواف تمامی حُب حضور حرم دا ہُو
گیا حجاب تھیو سے حاجی باہُو جداں بخشیوس راہ کرم دا ہُو

ب

۲۴۔ بغداد شہر دی کی نشانی اُچیاں لمیاں چیراں ہُو
تن من میرا پرزے پرزے جیوں درزی دیاں لیراں ہُو
اینہاں لیراں دی گل کفنی پا کے رساں سنگ فقیراں ہُو
بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں باہُو کرساں میراں میراں ہُو

ب

۲۵۔ بغداد شریف ونج کراہاں سودا تے کتوسے ھُو
رتی عقل دی کراہاں بھار غماندا گھدوسے ھُو
بھار بھیرا منزل چوکھیری اوڑک ونج پہتیوسے ھُو
ذات صفات صحی کتوسے باھُو تاں جمال لدھوسے ھُو

ب

۲۶۔ باجھ حضوری نہیں منظوری توڑے پڑھن بانگ صلاتاں ھُو
روزے نفل نماز گزارن توڑے جاگن ساریاں راتاں ھُو
باجھوں قلب حضور نہ ہوندے توڑے کڈھن سے زکاتاں ھُو
باھُو باجھ فنا رب حاصل ناہیں ناں تاثیر جماتاں ھُو

ب

۲۷۔ بے ادباں ناں سار ادب دی گئے ادباں نوں وانجے ھُو
جیہڑے تھاں مٹی دے بھانڈے کدی نہ ہوندے کانجے ھُو
جیہڑے مُڈھ قدیم دے کھیڑے ہوون کدی نہ ہوندے رانجھے ھُو
جیں دل حضور نہ منگیا باھُو گئے دوہیں جہانیں وانجے ھُو

ب

۲۸۔ بزرگی نوں گھت دہن لوڑھایئے ملنے رج مکالا ہُو
لَا اِلٰہ گل گہناں مڑھیا مذہب کی لگدا سالا ہُو
اِلَّا اللہ گھر میرے آیا جیں آن اُٹھایا پالا ہُو
اساں بھر پیالا خضر دوں پیتا باہُو آب حیاتی والا ہُو

ب

۲۹۔ بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ بھی گہناں بھارا ہُو
نال شفاعت سرور عالم چھٹسی عالم سارا ہُو
حدوں بیحد درود نبی نوں جیندا ایڈ پسارا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں ملیا نبی سوہارا ہُو

ب

۳۰۔ بندھ چلایا طرف زمین دے عرشوں فرش ٹکایا ہُو
گھر تھیں ملیا دیس نکالا اساں لکھیا جھولی پایا ہُو
رہ نی دنیاں ناں کر جھیڑا ساڈا اگے دل گھبرایا ہُو
اسیں پردیسی ساڈا وطن دوراڈھا باہُو دم غم سوایا ہُو

ب

۳۱۔ بے تے پڑھ کے فاضل ہوئے ہک حرف نہ پڑھیا کسے ہُو
جیں پڑھیا تیں شوہ نہ لدھا جاں پڑھیا کجھ تسے ہُو
چوداں طبق کرن رشنائی انھیاں کجھ نہ دسے ہُو
باہجھ وصال اللہ دے باہُو سبھ کہانیاں قصے ہُو

ب

۳۲۔ بوہتی میں اوگن ہاری لاج پئی گل اس دے ہُو
پڑھ پڑھ علم کریہن تکبر شیطان جیہے اُوتھے مسدے ہُو
لکھاں نوں ہمو دوزخ دا لکھ نت بہشتوں رسدے ہُو
عاشقاں دے گل چھُری ہمیشاں باہُو اگے محبوباں دے کسدے ہُو

پ

۳۳۔ پڑھ پڑھ علم ملوک رجھاون کیا ہویا اس پڑھیاں ہُو
ہرگز مکھن مول ناں آوے پھٹے دودھ دے کڑھیاں ہُو
آکھ چنڈورا ہتھ کے آیو اس انگوری چنیاں ہُو
ہک دل خستہ رکھیں راضی باہو لہیں عبادت دریاں ہُو

پ

۳۴- پڑھ پڑھ عالم کرن تکبّر حافظ کرن وڈیائی ہُو
گلیاں دے وچ پھرن نمانے وتن کتاباں چائی ہُو
جتھے ویکھن چنگا چوکھا اُوتھے پڑھن کلام سوائی ہُو
دوہیں جہانیں سوئی مٹھے باہُو جنہاں کھادی ونڈ کمائی ہُو

پ

۳۵- پڑھ پڑھ علم مشائخ سداون کرن عبادت دوہری ہُو
اندر جھگی پئی لٹیوے تن من خبر ناں موری ہُو
مولا دالی سدا سکھالی دل توں لاہ تکوری ہُو
باہو رب تنہاں نوں حاصل جنہاں جگ ناں کیتی چوری ہُو

پ

۳۶- پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں عالم ہوئے بھارے ہُو
اک حرف عشق دا پڑھن نہ جانن بُھلّے پھرن بچارے ہُو
اک نگاہ جے عاشق دیکھے لکھ ہزاراں تارے ہُو
لکھ نگاہ جے عالم دیکھے کسے نہ کدھی چاہڑے ہُو
عشق عقل وچہ منزل بھاری سٹیاں کوہاں دے پاڑے ہُو
جنہاں عشق خرید نہ کیتا باہُو اوہ دوہیں جہانیں تاڑے ہُو

پ

۳۷۔ پڑھیا علم تے ودھی مغروری عقل بھی گیا تلوہاں ہُو
بھلا راہ ہدایت والا نفع نہ کیتا دوہاں ہُو
سر دتیاں جے سِر ہتھ آوے سودا ہار نہ توہاں ہُو
وڑیں بزار محبت والے باہُو کوئی رہبر لے کے سوہاں ہُو

پ

۳۸۔ پاک پلیت نہ ہوندے ہرگز توڑے رہندے وچ پلیتی ہُو
وحدت دے دریا اُچھلے ہک دل صحی نہ کیتی ہُو
ہک بتخانیں واصل ہوئے ہک پڑھ پڑھ رہن مسیتی ہُو
فاضل سٹ فضیلت بیٹھے باہُو عشق نماز جاں نیتی ہُو

پ

۳۹۔ پیر ملیاں جے پیڑ ناں جاوے اس نوں پیر کی دھرناں ہُو
مرشد ملیاں ارشاد نہ مَن نوں اوہ مرشد کی کرناں ہُو
جس ہادی کولوں ہدایت ناہیں اوہ ہادی کی پھڑناں ہُو
جے سِر دتیاں حق حاصل ہووے باہُو اس موتوں کی ڈرناں ہُو

پ

۴۰ - پاٹا دامن ہویا پُرانا کچرک سیوے درزی ہُو
حال دا محرم کوئی نہ ملیا جو ملیا سو غرضی ہُو
باجھ مربیّ کسے نہ لدھی گجھیّ رمز اندر دی ہُو
اوسے راہ دل جائیے باہُو جس تھیں خلقت ڈردی ہُو

پ

۴۱ - پنجے محل پنجاں وچ چانن ڈیوا کت دل دھریئے ہُو
پنجے مہر پنجے پٹواری حاصل کت ول بھریئے ہُو
پنجے امام تے پنجے قبلے سجدہ کت ول کریئے ہُو
باہُو جے صاحب سر منگے ہرگز ڈھل نہ کریئے ہُو

ت

۴۲ - تارک دنیا تد تھیوسے جداں فقر ملیوسے خاصا ہُو
راہ فقر دا تد لیوسیوسے جداں ہتھ پکڑیوسے کاسا ہُو
دریا وحدت دا نوش کیتوسے اجاں بھی جی پیاسا ہُو
راہ فقر رت ہنجوں رودن باہُو لوکاں بھانے ہاسا ہُو

ت

۴۳۔ تُلہ بنھ توکل والا ہو مردانہ تریئے ہُو
جیں دکھ تھیں سکھ حاصل ہووے اس دکھ تھیں نہ ڈریئے ہُو
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسراً آیا چت اسے دل دھریئے ہُو
اوہ بے پرواہ درگاہ ہے باہُو اُوتھے رو رو حاصل بھریئے ہُو

ت

۴۴۔ تن من یار میں شہر بنایا دل وچ خاص محلہ ہُو
آن الف دل وسوں کیتی میری ہوئی خوب تسلہ ہُو
سب کجھ مینوں پیا سنیوے جو بولے ماسوا اللہ ہُو
دردمنداں ایہہ رمز پچھاتی باہُو بے درداں سر کھلہ ہُو

ت

۴۵۔ توڑے تنگ پُرانے ہوون گجھے نہ رہندے تازی ہُو
مار نقارہ دل وچ وڑیا کھیڈ گیا اِک بازی ہُو
مار دلاں نوں جول دتونیں جدوں تکے نین نیازی ہُو
انہاں نال کیہ ہویا باہُو جنہاں یار نہ رکھیا راضی ہُو

ت

۴۶۔ تسبیح داتوں کبی ہویوں ماریں دم ویہاں ہُو
من دا منکا اِک نہ پھیریں گل پائیں پنج ویہاں ہُو
دین لگیاں گل گھوٹو آوے لین لگیاں جھٹ ٹھہاں ہُو
پتھر چیت جنہاں دے باہُو اوتھے زایا دساں مینہاں ہُو

ت

۴۷۔ تد دل فقیر شتابی بند اجد جان عشق وچ ہارے ہُو
عاشق شیشا تے نفس مربیّ جاں جاناں توں وارے ہُو
خودنفسی چھڈ ہستی جھیڑے لاہ سروں سب بھارے ہُو
باہُو باجھ مریاں نہیں حاصل تھیندا توڑے سے سے سانگ اُتارے ہُو

ت

۴۸۔ توں تاں جاگ تاں جاگ فقیرا انت نوں لوڑ جگایا ہُو
اکھیں میٹیاں نال دل جاگے، جاگے جاں مطلب پایا ہُو
ایہہ نکتہ جدوں کیتا پختہ تاں ظاہر آکھ سنایا ہُو
میں تاں بھلی دیندی ساں باہُو مینوں مرشد راہ دکھایا ہُو

ت

۴۹۔ تسبی پھری تے دل نہیں پھریا کی لیناں تسبی پھڑ کے ہُو
علم پڑھیا تے ادب نہ سکھیا کی لیناں علم نوں پڑھ کے ہُو
چلے کٹے تے کجھ نہ کھٹیا کی لیناں چلیاں وڑ کے ہُو
جاگ بناں دُدھ جمدے ناہیں باہُو بھانویں لال ہوون کڑھ کڑھ کے ہُو

ث

۵۰۔ ثابت صدق تے قدم اگیرے تاہیں رب لبھیوے ہُو
لُوں لُوں دے وچ ذکر اللہ دا ہر دم پیا پڑھیوے ہُو
ظاہر باطن عین عیانی ہُو ہُو پیا سُنیوے ہُو
نام فقیر تنہاں دا باہُو قبر جنہاں دی جیوے ہُو

ث

۵۱۔ ثابت عشق تنہاں نیں لدھا جنہاں ترٹی چوڑ چا کیتی ہُو
ناں اوہ صوفی ناں اوہ صافی ناں سجدہ کرن مسیتی ہُو
خالص نیل پُرانے اُتے نہیں چڑھدا رنگ مجیٹھی ہُو
قاضی آن شرع دل باہُو کدیں عشق نماز نہ نیتی ہُو

ج

۵۲۔ جو دل منگے ہووے ناہیں ہووں رہیا پریرے ہُو
دوست نہ دیوے دل دا دارو عشق نہ واگاں پھیرے ہُو
اس میدان محبت دے وچ ملن تا تکھیرے ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں رکھیا قدم اگیرے ہُو

ج

۵۳۔ جے توں چاہیں وحدت ربدی تاں مل مرشد دیاں تلیاں ہُو
مرشد لطفوں کرے نظارہ گل تھیون سبھ کلیاں ہُو
انہاں گلاں وچوں ہک لالہ ہوسی گل نازک گل پھلیاں ہُو
دوہیں جہانیں مٹھے باہُو جنہاں سنگ کیتا دو ڈیاں ہُو

ج

۵۴۔ جس الف مطالعہ کیتا "ب" دہ باب نہ پڑھدا ہُو
چھوڑ صفاتی لدھس ذاتی اوہ عامی دور چاکر دا ہُو
نفس امارہ کترا جانے ناز نیاز نہ دھر دا ہُو
کیا پرواہ تنہاں نوں باہُو جنہاں کھاڑہ دلدھا گھر دا ہُو

ج

۵۵۔ جیں دل عشق خرید نہ کیتا سو دل بخت نہ بختی ہُو
اُستاد ازل دے پڑھایا ہتھ دتس دل تختی ہُو
بر سر آیاں دم ناں ماریں جاں سر آوے سختی ہُو
پڑھ توحید تاں تھیویں واصل باہُو سبق پڑھیوے دقتی ہُو

ج

۵۶۔ جیں دل عشق خرید نہ کیتا سو دل درد نہ چُھٹی ہُو
اس دل تھیں سنگ پتھر چنگے جو دل غفلت اَٹی ہُو
جیں دل عشق حضور نہ منگیا سو درگاہوں سٹی ہُو
ملیا دوست نہ انہاں باہُو جنہاں چوڑ نہ کیتی تڑٹی ہُو

ج

۵۷۔ جیں دل عشق خرید نہ کیتا سوئی خسرے مرد زنانے ہُو
ننھے خسرے ہر کوئی آکھدے کون آکھے مردانے ہُو
گلیاں دے وچ پھرن اڈیلے جیوں جنگل ڈھور دیوانے ہُو
مرداں تے نامرداں دی گل تداں پوسی باہُو جدوں عاشق تنہیں گانے ہُو

ج

۵۸۔ جیں دینہہ دا ہیں درتیلنڈے تے سجدہ صحی ونج کیتا ہُو
اس دینہہ دا سر فدا اٹھائیں، ہیں بیا دربار نہ لینا ہُو
سر دیوں سرّ آکھن ناہیں، اساں شوق پیالا پیتا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں عشق سلامت کیتا ہُو

ج

۵۹۔ جو پاکی بن پاک ماہی دے سو پاکی جان پلیتی ہُو
ہک بتخانیں جا واصل ہوئے ہک خالی رہے مسیتی ہُو
عشق دی بازی انہاں لئی جنہاں سر دتیاں ڈھل نہ کیتی ہُو
ہرگز دوست نہ مل دا باہُو جنہاں ترٹی چوڑ نہ کیتی ہُو

ج

۶۰۔ جو دم غافل سو دم کافر اسانوں مرشد ایہہ پڑھایا ہُو
سنیا سخن گیاں کھل اکھیں اساں چت مولا دل لایا ہُو
کیتی جان حوالے رب دے اساں ایسا عشق کمایا ہُو
مرن توں اگے مر گئے باہُو تاں مطلب نوں پایا ہُو

ج

۶۱۔ جتھے رتی عشق وکاوے اُوتھے مناں ایمان دویوے ہُو
کتب کتاباں ورد وظیفے اوتر چا پکیوے ہُو
باجھوں مرشد کجھ نہ حاصل توڑے راتیں جاگ پڑھیوے ہُو
مریئے مرن تھیں اگے باہُو تاں رب حاصل تھیوے ہُو

ج

۶۲۔ جنگل دے وچ شیر مریلا باز پوے وچ گھر دے ہُو
عشق جیہا صراف ناں کوئی کجھ ناں چھوڑے وچ زر دے ہُو
عاشقاں نیندر بھکھ ناں کائی عاشق مول نہ مردے ہُو
عاشق جیندے تدوں ڈٹھوسے باہُو جداں صنم اگے سر دھردے ہُو

ج

۶۳۔ جنہاں حق حقیقی پایا موہوں نہ کجھ الاون ہو
ذکر فکر وچ رہن ہمیشاں دم نوں قید لگاون ہُو
نفسی، قلبی، رُوحی، سرّی خفی اخفیٰ ذکر کماون ہو
میں قربان تنہاں توں باہُو جیہڑے اک نگاہ جگاون ہُو

ج

٦۴۔ جیوندے کے جانن سار مویاں دی سو جانے جو مردا ھُو
قبراں دے وچ اَن ناں پانی اتھے خرچ لوڑیندا گھر دا ھُو
اِک وچھوڑا ماپیو بھائیاں دوجا عذاب قبر دا ھُو
واہ نصیب انہاندا باھُو جھڑا وِچ حیاتی مردا ھُو

ج

٦۵۔ جیوندیاں مر رہناں ہووے تاں ویس فقیراں بہیئے ھُو
جے کوئی سٹے گودڑ کوڑا وانگ اروڑی سہیئے ھُو
جے کوئی کڈھے گاہلاں مہنے اس نوں جی جی کہیئے ھُو
گِلا اُلاہماں بھنڈی خواری یار دے پاروں سہیئے ھُو
قادر دے ہتھ ڈور اساڈی باھُو جیوں رکھے تیوں رہیئے ھُو

ج

٦٦۔ جے رب ناتیاں دھوتیاں ملدا تاں ملدا ڈڈواں مچھیاں ھُو
جے رب لمیاں والاں ملدا تاں ملدا بھیڈاں سسیاں ھُو
جے رب راتیں جاگیاں ملدا تاں ملدا کال کڑچھیاں ھُو
جے رب جتیاں ستیاں ملدا تاں ملدا ڈانداں خصیاں ھُو
انہاں گلاں رب حاصل ناہیں باھُو رب ملدا دلیاں ہچھیاں ھُو

ج

٦٧ جنہاں شوہ الف تھیں پایا پھول قرآن ناں پڑھدے ہُو
اوہ مارن دم محبت والا، دُور ہویونیں پردے ہُو
دوزخ بہشت غلام تنہاندے چا کیتونے بردے ہُو
میں قربان تنہاں دے باہُو جہڑے وحدت دیوچ وڑدے ہُو

ج

٦٨ جے کر دین علم وچ ہوندا تاں سرنیزے کیوں چڑھدے ہُو
اٹھاراں ہزار جو عالم آہا اوہ اگے حسینؑ دے مردے ہُو
جے کجھ ملاحظہ سرور دا کردے تاں خیمے تمبو کیوں سڑدے ہُو
جیکر من دے بیعت رسولی تاں پانی کیوں بند کردے ہُو
پر صادق دین تنہاں دے باہُو جو سر قربانی کردے ہُو

ج

٦٩ جد دا مرشد کاسا دتڑا تد دی بے پرواہی ہُو
کی ہویا جے راتیں جاگیوں جے مرشد جاگ ناں لائی ہُو
راتیں جاگیں تے کریں عبادت ڈینہ نندیا کریں پرائی ہُو
کوڑا تخت دنیا دا باہُو تے فقر سچی بادشاہی ہُو

ج

۷۰۔ جاں تائیں خودی کریں خود نفسوں تاں تائیں رب پانویں ہُو
شرط فنا نوں جانیں ناہیں تے نام فقیر رکھاویں ہُو
موئے باجھ نہ سوہندی الفی اینویں گل وچ پانویں ہُو
نام فقیر تد سوہندا باہُو جد جیوندیاں مر جاویں ہُو

ج

۷۱۔ جل جلیندیاں جنگل بھوندیاں میری ہکّا گل نہ پکّی ہُو
چلّے چلیئے مکّے حج گزاریاں میری دل دی ڈور نہ ڈکّی ہُو
تریہے روزے پنج نمازاں ایہہ بھی پڑھ پڑھ تھکّی ہُو
سبھے مراداں حاصل ہویاں باہُو جاں کامل نظر مہر دی تکّی ہُو

ج

۷۲۔ جاں جاں ذات نہ تھیوے باہُو تاں کم ذات سدیوے ہُو
ذاتی نال صفاتی ناہیں تاں تاں حق بیہوے ہُو
اندر بھی ہُو باہر بھی ہُو باہُو کتھے لبھیوے ہُو
جیندے اندر حُبّ دنیا باہُو اوہ مول فقیر نہ تھیوے ہُو

ج

۷۳۔ جس دل اسم اللہ دا چمکے عشق بھی کردا ہلے ہُو
بھار کستوری دے چھپدے ناہیں بھانویں دے رکھیے سے پلے ہُو
انگلیں تے چھپے دینہ ناہیں چھپیدے دریانہیں ہندے ٹھلے ہُو
اسیں اُدسے وچ اوہ اساں دِچ باہُو یاراں یار سوتے ہُو

چ

۷۴۔ چڑھ چناں تے کر رشنائی ذکر کریندے تارے ہُو
گلیاں دے وچ پھرن نمانے لعلاں دے ونجارے ہُو
شالا مسافر کوئی نہ تھیوے ککھ جنہاں توں بھارے ہُو
تاڑی مار اڈا اُڈناں باہُو اساں آپے اُڈن ہارے ہُو

چ

۷۵۔ چڑھ چناں تے کر رشنائی تارے ذکر کریندے تیرا ہُو
تیرے جیسے چن کئی سے چڑھدے سانوں سجناں باجھ ہنیرا ہُو
جتھے چن اساڈا چڑھدا اُتھے قدر نہیں کجھ تیرا ہُو
جس دے کارن اساں جنم گوایا باہُو یار ملے اک پھیرا ہُو

ح

۷۶۔ حافظ پڑھ پڑھ کرن تکبّر ملّاں کرن وڈیائی ہُو
ساون مانہہ دے بدلاں وانگوں پھرن کتاباں چائی ہُو
جتھے ویکھن چنگا چوکھا اُتھے پڑھن کلام سوائی ہُو
دوہیں جہانیں مُٹھے باہُو جنہاں کھادھی ویچ کمائی ہُو

خ

۷۷۔ خام کیہ جانن سار فقر دی جہڑے محرم ناہیں دل دے ہُو
آب مٹی تھیں پیدا ہوئے خامی بھانڈے گل دے ہُو
لعل جواہراں دا قدر کی جانن جو سوداگر بل دے ہُو
ایمان سلامت سوئی ویسن باہُو جہڑے بھیج فقیراں ملدے ہُو

د

۷۸۔ دل دریا سمندروں ڈونگھے کون دلاں دیاں جانے ہُو
وچے بیڑے وچے جھیڑے وچے ونجھ موہانے ہُو
چوداں طبق دلے دے اندر جتھے عشق تمبو ونج تانے ہُو
جو دل دا محرم ہووے باہُو سوئی رب پچھانے ہُو

د

۷۹۔ دل دریا سمندروں ڈونگھا غوطہ مار غواصی ہُو
جیں دریا وچ نوش نہ کیتا رہسی جان پیاسی ہُو
ہر دم نال اللہ دے رکھن ذکر فکر دے آسی ہُو
اس مرشد تھیں زن بہتر باہو جو پھند فریب لباسی ہُو

د

۸۰۔ دل دریا خواجہ دیاں لہراں گھمن گھیر ہزاراں ہُو
رہن ویلاں وچ فکر دے بے حد بے شماراں ہُو
ہک پردیسی دو جانیوں لگ گیا تریا بے سمجھی دیاں ماراں ہُو
ہس کھیڈن سبھ بھلیا باہُو مد عشق چنگھایاں دھاراں ہُو

د

۸۱۔ دلے وچ دل جو آکھیں سو دل دور دلیلوں ہُو
دل دا دوراگوہاں کیجے کثرت کنوں قلیلوں ہُو
قلب کمال جمالوں جسموں جو ہر جاہ جلیلوں ہُو
قبلہ قلب منور ہویا باہُو خلوت خاص خلیلوں ہُو



۸۲۔ دل کالے کولوں مُنہ کالا چنگا جے کوئی اس نوں جانے ھُو
منہ کالا دل اچھا ہووے تاں دل یار پچھانے ھُو
ایہہ دل یار دے پچھے ہووے متاں یار دی کدی پچھانے ھُو
سے عالم چھوڑ مسیتاں نٹھے باھُو جد لگے نیں دل ٹکانے ھُو



۸۳۔ دل تے دفتر وحدت والا دائم کریں مطالیا ھُو
ساری عمراں پڑھدیاں گزری جہلاں دے وچ جالیا ھُو
اکو اسم اللہ دا رکھیں اپنا سبق مطالیا ھُو
دوہیں جہان غلام تنہاں دے باھُو جیں دل اللہ سمبھالیا ھُو



۸۴۔ درد اندر دا اندر ساڑے باہر کراں تا گھائل ھُو
حال اساڈا اکیویں اوہ جانن جو دنیا تے مائل ھُو
بحر سمندر عشقے والا ہردم رہندا حائل ھُو
پہنچ حضور آسان نہ باھُو اساں نام تیرے دے سائل ھُو



۸۵۔ دردمنداں دے دھوئیں دھکدے ڈر دا کوئی ناں سیکے ہُو
انہاں دھواں دے تاگھیرے محرم ہووے تاں سیکے ہُو
چھک شمشیر کھڑا ہے سر تے ترس پوس تاں تیکے ہُو
ساہورے گڑیئے اپنے دیجناں باہُو سداناں ہناں پیکے ہُو



۸۶۔ دردمنداں دا خون جو پیندا کوئی برہوں باز مریلا ہُو
چھاتی دے وچ کینس ڈیرا جیویں شیر بیٹھا مل بیلا ہُو
ہاتھی مست سندوری داگھوں کردا پیلا پیلا ہُو
اس پیلے دا وسواس ناں کیجے باہُو پیلے باجھ ناں ہوندا میلا ہُو



۸۷۔ دین تے دنیاں سکیاں بھیناں تینوں عقل نہیں سمجھیندا ہُو
دونویں اکس نکاح وچ آون تینوں شرع نہیں فرمیندا ہُو
جویں اگ تے پانی ٹھاں اکے وچ واسا نہیں کریندا ہُو
دوہیں جہانیں مٹھا باہُو جیہڑا دعوے کوڑ کریندا ہُو

د

۸۸- دنیا گھر منافق دے یا گھر کافر دے سوہندی ہُو
نقش نگار کرے بہتیرے زن خوباں سبھ موہندی ہُو
بجلی وانگوں کرے لشکارے سر دے اُتوں چھوندی ہُو
حضرت علیؑ دی سلھ وانگوں باہُو راہ ویندیاں نوں کوہندی ہُو

د

۸۹- دنیا ڈھونڈن والے کتے در در پھرن حیرانی ہُو
ہڈی اُتے ہور تنہاں دی لڑدیاں عمر وہانی ہُو
عقل دے کوتاہ سمجھ نہ جانن پیوں لوڑن پانی ہُو
باجھوں ذکر ربے دے باہو کوڑی رام کہانی ہُو

د

۹۰- دُدھ تے دہی ہر کوئی رڑکے عاشق بھار رڑکیندے ہُو
تن چٹورا من مندھانی، آہیں نال ہلیندے ہُو
دکھاں دا نتبرا کڈھے لشکارے غماں دا پانی پیندے ہُو
نام فقیر تنہاں دا باہُو جیہڑے ہڈاں توں مکھن کڈھیندے ہُو



۹۱. درد منداں دیاں آہیں کولوں پہاڑ پتھر دے جھڑدے ہُو
درد منداں دیاں آہیں کولوں بھج ناگ زمین وچ وڑدے ہُو
درد منداں دیاں آہیں کولوں آسمانوں تارے جھڑدے ہُو
درد منداں دیاں آہیں کولوں باہُو عاشق مول نہ ڈردے ہُو



۹۲. دیلاں چھوڑ وجودوں ہو ہشیار فقیرا ہُو
بنھ توکل پنچھی اڈدے پلے خرچ نہ زیرا ہُو
روز روزی اڈ کھان ہمیشہ نہیں کردے نال ذخیرا ہُو
مولا خرچ پُہنچادے باہُو جو پتھر وچ کیڑا ہُو



۹۳. دل بازار تے منہ دروازہ سینہ شہر ڈسیندا ہُو
رُوح سوداگر نفس ہے راہزن جھگڑا حق دا راہ مریندا ہُو
جاں توڑی ایہ نفس نہ ماریں تاں ایہ وقت کھڑیندا ہُو
کردا ہے زایا ویلا باہُو جاں نوں تاک مریندا ہُو

ذ

۹۴۔ ذاتی نال نہ ذاتی رلیا سو کم ذات سدیوے ہُو
نفس کتے نوں بنھ کراہاں فہما فہم پچھیوے ہُو
ذات صفاتوں مہٹناں آوے جداں ذاتی شوق نہیوے ہُو
نام فقیر تنہاں دا باہُو قبر جنہاں دی جیوے ہُو

ذ

۹۵۔ ذکر فکر سب ارے اریرے جان جان فداناں فانی ہُو
فدا فانی تنہاں نوں حاصل جہڑے وسن لامکانی ہُو
فدا فانی اونہاں نوں ہویا جنہاں چکھی عشق دی کانی ہُو
باہُو ہُو دا ذکر سڑیندا ہر دم یار ناں ملیا جانی ہُو

ذ

۹۶۔ ذکر کنوں کر فکر ہمیشاں ایہہ لفظ تکھا تلواروں ہُو
کڈھن آہیں تے جان جلاون فکر کرن اسراروں ہُو
ذاکر سوئی جہڑے فکر کماون ہک پلک ناں فارغ یاروں ہُو
فکر دا پھٹیا کوئی نہ جیوے پٹے مڈھ چا پاڑوں ہُو
حق دا کلمہ آکھیں باہُو رب رکھے فکر دی ماروں ہُو

ر

۹۷. راہ فقر دا پرے پریرے اوڑک کوئی نہ دستے ہُو
نال اُتھے پڑھن پڑھاون کوئی ناں اُتھے مِلے قصّے ہُو
ایہا دنیا بُت پرستی مت کوئی اس تے وسّے ہُو
موت فقیری جیں سر آوے باہُو معلم تھیوے تسّے ہُو

ر

۹۸. راتیں رتی نیند نہ آوے دہاں رہے حیرانی ہُو
عارف دی گل عارف جانے کیا جانے نفسانی ہُو
کر عبادت پچھوتاسیں تیری زایا گئی جوانی ہُو
حق حضور انہاں نوں حاصل باہُو جنہاں ملیا شاہ جیلانی ہُو

ر

۹۹. راتیں نین رت ہنجوں روون تے دیہاں غمزہ غم دا ہُو
پڑھ توحید وڑیا تن اندر سکھ آرام ناں سمدا ہُو
سر سُولی تے چا ٹنگیو نے ایہہ راز پرم دا ہُو
سدھا ہو کوہیوے باہُو قطرہ رہے ناں غم دا ہُو

ر

۱۰۰۔ رات اندھیری کالی دے وچ عشق چراغ جلاندا ہُو
جیندی رِک توں دل چانیوے توڑیں نہیں آواز سناندا ہُو
اوجھڑ جھل تے مارو بیلے اُتھے دم دم خوف شیہاندا ہُو
تھل مل جنگل گئے جھگیندے باہُو کامل نینہہ جنہاندا ہُو

ر

۱۰۱۔ رحمت اس گھر وچ وسّے جتھے بلدے دیوے ہُو
عشق ہوائی چڑھ گیا فلک تے کتھے جہاز گھتیوے ہُو
عقل فکر دی بیڑی نوں چا پہلے پور بوڑیوے ہُو
ہر جا جانی وسّے باہُو جت دل نظر کچیوے ہُو

ر

۱۰۲۔ روزے نفل نمازاں تقوےٰ سبھو کم حیرانی ہُو
انھیں گلیں رب حاصل نائیں خود خوانی خود دانی ہُو
ہمیش قدیم چلیندا ملیو، سو یار، یار نہ جانی ہُو
ورد وظیفے تھیں چھٹ رہی باہُو جد ہو رہی فانی ہُو

ز

۱۰۳۔ زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا دل دا پڑھدا کوئی ہُو
جتھے کلمہ دل دا پڑھیئے اتھے ملے زبان ناں ڈھوئی ہُو
دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جانن یار گلوئی ہُو
ایہہ کلمہ اسانوں پیر پڑھایا باہُو میں سدا سوہاگن ہوئی ہُو

ز

۱۰۴۔ زاہد زہد کریندے تھکے روزے نفل نمازاں ہُو
عاشق غرق ہوئے وچ وحدت اللہ نال محبت رازاں ہُو
مکھی قید شہد وچ ہوئی کیا اُڈسی نال شہبازاں ہُو
جنہاں مجلس نال نبی دے باہُو سوئی صاحب نازنوازاں ہُو

س

۱۰۵۔ سبق صفاتی سوئی پڑھدے جو وت ہیںنے ذاتی ہُو
علموں علم انہاں نوں ہویا جیڑھے اصلی تے اثباتی ہُو
نال محبت نفس کٹھو نے کڈھ قضا دی کاتی ہُو
بہرہ خاص انہاں نوں باہُو جنہاں لدھا آب حیاتی ہُو

س

۱۰۶۔ سوز کنوں تن سڑیا سارا میں تے دکھاں ڈیرے لائے ہُو
کوئل وانگ کو کیندی دتاں ناں وچن دن ضائے ہُو
بول پپیہا رُت ساون آئی متاں مولا مینہ دسائے ہُو
ثابت صدق تے قدم اگوہاں باھُو رب سکدیاں دوست ملائے ہُو

س

۱۰۷۔ سے روزے سے نفل نمازاں سے سجدے کر کر تھکّے ہُو
سے واری مکّے حج گزارن دل دی دوڑ نہ مکّے ہُو
چلّے چلیے جنگل بھونا اس گل تھیں ناں پکّے ہُو
سبھے مطلب حاصل ہوندے باھُو جد پیر نظر اک تکّے ہُو

س

۱۰۸۔ سُن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سنیں کن دھر کے ہُو
بیڑا اڑیا میرا وچ کپراندے جتھے مچھ نہ بہندے ڈر کے ہُو
شاہ جیلانی محبوب سبحانی میری خبر لیو جھٹ کر کے ہُو
پیر جنہاندے میراں باھُو اوہی کدھی لگدے ترکے ہُو

س

۱۰۹۔ سُن فریاد پیراں دیا پیرا میں آکھ سناواں کینوں ھُو
تیرے جیہا مینوں ہور نہ کوئی میں جیہیاں لکھ تینوں ھُو
پھول نہ کاغذ بدیاں والے درتوں دھک نہ مینوں ھُو
میں وچ ایڈ گناہ نہ ہوندے باھُو تو بخشیندوں کینوں ھُو

س

۱۱۰۔ سو ہزار تنہاں توں صدقے جہڑے منہ نہ بولن پھکا ھُو
لکھ ہزار تنہاں توں صدقے جہڑے گل کریندے ہرکا ھُو
لکھ کروڑ تنہاں توں صدقے جہڑے نفس رکھیندے جھکا ھُو
نیل پدم تنہاں توں صدقے باھُو جہڑے ہوون سوں سداون سکا ھُو

س

۱۱۱ سینے وچ مقام ہے کیندا سانوں مرشد گل سمجھائی ھُو
ایہو ساہ جو آوے جاوے ہور نہیں شے کائی ھُو
اس نوں اسم الاعظم آکھن ایہو سِر الٰہی ھُو
ایہو موت حیاتی باھُو ایہو بھیت الٰہی ھُو

ش

۱۱۲۔ شور شہر تے رحمت وسّے جتھے باہُو جالے ہُو
باغباناں دے بوٹے وانگوں طالب نت سمہالے ہُو
نال نظارے رحمت والے کھڑا حضوروں پالے ہُو
نام فقیر تنہاندا باہُو جیہڑا گھر وچ یار دکھالے ہُو

ش

۱۱۳۔ شریعت دے دروازے اُچے راہ فقر دا موری ہُو
عالم فاضل لنگھن نہ دیندے جو لنگدا سو چوری ہُو
پٹ پٹ اٹاں وٹے مارن دردمنداں دے کھوری ہُو
راز ماہی دا عاشق جانن باہُو کی جانن لوک اتھوری ہُو

ص

۱۱۴۔ صفت ثنائیں مول نہ پڑھدے جو جا پہتے وچ ذاتی ہُو
علم و عمل انہاں وچ ہودے جیہڑے اصلی تے اثباتی ہُو
نال محبت نفس کٹھونیں، گھن فنا دی کاتی ہُو
چوداں طبق دلے دے اندر باہُو پا اندر دی جھاتی ہُو

ص

۱۱۵۔ صورت نفس امارہ دی کوئی کُتّا گُلّر کالا ہُو
کُوکے کُوکے لہو پیوے منگے چرب نوالا ہُو
کھبّے پاسوں اندر بیٹھا دل دے نال سنبھالا ہُو
ایہہ بدبخت ہے وڈا ظالم باہو کرسی اللہ ٹالا ہُو

ض

۱۱۶۔ ضروری نفس کُتّے نوں قیما قیم کچیوے ہُو
نال محبت ذکر اللہ دا دم دم پیا پڑھیوے ہُو
ذکر کنوں رب حاصل تھیندا ذاتوں ذات دسیوے ہُو
دوہیں جہان غلام تنہاں دے باہُو جنہاں ذات لبھیوے ہُو

ط

۱۱۷۔ طالب غوث الاعظم والے شالا کدے نہ ہوون ماندے ہُو
جیندے اندر عشق دی رتی سدا رہن کرلاندے ہُو
جینوں شوق ملن دا ہووے لے خوشیاں نت آندے ہُو
دوہیں جہان نصیب تنہاندے باہُو جہڑے ذاتی اسم کماندے ہُو

ط

۱۱۸۔ طالب بن کے طالب ہوویں اوسے نوں پیا گانویں ہُو
سچا لڑ ہادی دا پھڑ کے اوہو توں ہو جانویں ہُو
کلمے داتوں ذکر کماویں کلمیں نال نہانویں ہُو
اللہ تینوں پاک کریسی باہُو جے ذاتی اسم کمانویں ہُو

ظ

۱۱۹۔ ظاہر دیکھاں جانی تائیں نالے وِسّے اندر سینے ہُو
برہوں ماری میں نت پھراں مینوں ہس لوک نابینے ہُو
میں دل وچوں ہے شوہ پایا لوک جاون مکّے مدینے ہُو
کہے فقیر میراں دا باہُو سب دلاندے وچ خزینے ہُو

ع

۱۲۰۔ علموں باجھوں فقر کماوے کافر مرے دیوانہ ہُو
سے ورہیاں دی کرے عبادت رہے اللہ کنوں بیگانہ ہُو
غفلت کنوں نہ کھلیس پردے دل جاہل بت خانہ ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں ملیا یار یگانہ ہُو

ع

۱۲۱ عقل فکر دی جا نہ کائی جتھے وحدت سِرّ سبحانی ہو
ناں اوتھے مُلاں پنڈت جوشی ناں اوتھے علم قرآنی ہو
جد احمد اُحد وکھالی دتا تاں کل ہووے فانی ہو
علم تمام کیتو نے حاصل باہُو کتاباں ٹھپ آسمانی ہو

ع

۱۲۲ عشق مؤذن دیتیاں بانگاں کنیں بلبل پیوسے ہو
خون جگر دا کڈھ کراہاں وضو صاف کیتوسے ہو
سُن تکبیر فنا فی اللہ والی مڑن محال تھیوسے ہو
پڑھ تکبیر تھیوسے واصل باہُو تداں شکر کیتوسے ہو

ع

۱۲۳ عاشق پڑھن نماز پرم دی جیں وچ حرف نہ کوئی ہو
جیہاں کیہاں نیت نہ سکے اوتھے دردمنداں دل ڈھوئی ہو
اکھیں نیر تے خون جگر دا اوتھے وضو پاک کریندی ہو
میٹھ نہ ہلے تے ہوٹھ نہ پھڑکن باہُو خاص نمازی سوئی ہو

ع

۱۲۴۔ عاشق ہونویں تے عشق کمانویں دل رکھیں وانگ پہاڑاں ھو
لکھ لکھ بدیاں تے ہزار الاہمے کر جانیں باغ بہاراں ھو
منصور جیہے چک سولی دتے جیہڑے واقف کل اسراراں ھو
سجدیوں سر نہ چائیے باھو توڑیں کافر کہن ہزاراں ھو

ع

۱۲۵۔ عاشق راز ماہی دے کولوں کدی نہ ہوون واندے ھو
نیندر حرام تنہاں تے ہوئی جہڑے اسم ذات کماندے ھو
ہک پل مول آرام نہ کردے دینہہ رات وتن کرلاندے ھو
جنہاں الف صحی کر پڑھیا باھو واہ نصیب تنہاندے ھو

ع

۱۲۶۔ عاشق عشق ماہی دے کولوں نت پھرن ہمیشہ کھیوے ھو
جنہاں جیندیاں جاں ماہی دتی اوہ دوہیں جہانیں جیوے ھو
شمع چراغ جنہاں دل روشن اوہ کیوں بالن ڈیوے ھو
عقل فکر دی پہنچ نہ کائی باھو اوتھے فانی فہم کچیوے ھو

ع

۱۲۷۔ عاشق دی دل موم برابر معشوقاں دل کاہلی ہُو
طاماں دیکھ تُرتُر نکلے جیوں بازاں دی چالی ہُو
باز بیچارا کیونکر اڈّے پیریں ہیوس دوالی ہُو
جیں دل عشق خرید نہ کیتا باہُو دوہاں جہانوں خالی ہُو

ع

۱۲۸۔ عاشقاں ہکو وضو جو کیتا روز قیامت تائیں ہُو
وچ نماز رکوع سجودے رہندے سنجھ صبائیں ہُو
ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں سبھ فقر دیاں جائیں ہُو
عرش کولوں تے منزل اگے باہُو پیا کم تنہائیں ہُو

ع

۱۲۹۔ عشق دی بازی ہر جا کھیڈی شاہ گدا سلطاناں ہُو
عالم فاضل عاقل داناں کردا چا حیراناں ہُو
تنبو کھوڑ لتھا وچ دل دے چا چوڑیس خلوت خاناں ہُو
عشق امیر فقیر منیندے باہُو کیا جانے لوک بیگاناں ہُو

ع

۱۳۰ عشق دریا محبت دے وچ تھی مردانہ تریئے ہُو
جتھے لہر غضب دیاں ٹھاٹھاں قدم اتھائیں دھریئے ہُو
اوجھڑ جھنگ بلائیں بیلے دیکھو دیکھ نہ ڈریئے ہُو
نام فقیر تد تھیندا باہُو جد وچ طلب دے مریئے ہُو

ع

۱۳۱ عشق اسانوں لیاں جاتا لتھا مل مہاڑی ہُو
ناں سو دے ناں سون دیوے جیویں بال رہاڑی ہُو
پوہ ماہنہ منگے خربوزے میں کتھوں لیساں واڑی ہُو
عقل فکر دیاں بھل گیاں گلاں باہُو جد عشق وجائی تاڑی ہُو

ع

۱۳۲ عشق جنہاں دے ہڈیں رچیا اوہ رہندے چپ چپاتے ہُو
لُوں لُوں دے وچ لکھ زباناں اوہ پھردے گنگے باتے ہُو
اوہ کردے وضو اسم اعظم داتے دریا وحدت وچ ناتے ہُو
تدوں قبول نمازاں باہُو جد یاراں یار پچھاتے ہُو

ع

۱۳۳۔ عاشق سوئی حقیقی جیہڑا قتل معشوق دے منّے ہُو
عشق نہ چھوڑے مکھ نہ موڑے توڑے سے تلواراں کھنّے ہُو
جتول دیکھے راز ماہی دے لگے اوسے بنّے ہُو
سچّا عشق حسین علی دا باہُو سر دیوے راز نہ بھنّے ہُو

ع

۱۳۴۔ عشق سمندر چڑھ گیا فلک تے کتوں جہاز کچیوے ہُو
عقل فکر دی ڈونڈی نوں چا پہلے پور بوڑیوے ہُو
کڑکن کپڑ پودن لہراں جد وحدت وچ وڑیوے ہُو
جس مرنے تھیں خلقت ڈردی باہُو عاشق مرے تاں جیوے ہُو

ع

۱۳۵۔ عشق دی بھاہ ہڈاں دا بالن عاشق بیہہ سیندے ہُو
گھت کے جان جگر وچ آرا دیکھ کباب تلیندے ہُو
سرگردان پھرن ہر ویلے خون جگر دا پیندے ہُو
ہوئے ہزاراں عاشق باہُو پر عشق نصیب کہیندے ہُو

ع

۱۳۶۔ عشق ماہی دے لایاں اگیں انہاں لگیاں کون بجھاوے ہُو
میں کی جاناں ذات عشق دی کیہڑے جہڑا دردر چا جھکاوے ہُو
ناں خود سووے ناں سوونڑ دیوے ہتھوں ستیاں آن جگاوے ہُو
میں قربان تنہاندے باہُو جہڑا وچھڑے یار ملاوے ہُو

ع

۱۳۷۔ عشق دیاں اولڑیاں گلاں جہڑا شرع تھیں دُور ہٹاوے ہُو
قاضی چھوڑ قضائیں جاون جد عشق طمانچہ لاوے ہُو
لوک ایانے متیں دیون عاشقاں مت ناں بھاوے ہُو
مڑن محال تنہاں نوں باہُو جنہاں صاحب آپ بلاوے ہُو

ع

۱۳۸۔ عاشق شوہدے دل کھڑایا آپ بھی نالے کھڑیا ہُو
کھڑیا کھڑیا دیا نائیں سنگ محبوباں دے ریا ہُو
عقل فکر دیاں سب بھل گیا جد عشقے نال جا ملیا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں عشق جوانی چڑھیا ہُو

ع

۱۳۹ عشق اسانوں لسیاں جاتا کر کے آوے دھائی ہو
جتول ویکھاں مینوں عشق دسیوے خالی جگہ نہ کائی ہو
مرشد کامل ایسا ملیا جس دل دی تاکی لاہی ہو
میں قربان اس مرشد باہو جس دسیا بھیت الٰہی ہو

ع

۱۴۰ عشق اسانوں لسیاں جاتا بیٹھا مار پتھلا ہو
وچہ جگر دے سنہ چا لائیس کتیس کم اولا ہو
جاں اندر وڑ جھاتی پائی ڈٹھا یار اکلا ہو
باجھوں ملیاں مرشد کامل باہو ہوندی نہیں تسلا ہو

ع

۱۴۱ عاشق نیک صلاحیں لگدے تاں کیوں اجاڑدے گھر نوں ہو
بال ہوا تا برہوں والا نہ لاندے جاں جگر نوں ہو
جاں جہان سب بھل گیو نیں پئی لوٹی ہوش صبر نوں ہو
میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں خون بخشیا دلبر نوں ہو

غ

۱۴۲ غوث قطب ہن اورے اوریرے عاشق جان اگیرے ہُو
جھڑی منزل عاشق پہنچن اوتھ غوث نہ پا دن پھیرے ہُو
عاشق وچ وصال ذے رہندے جنہاں لامکانی ڈیرے ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں ذاتوں ذات بسیرے ہُو

ف

۱۴۳ فجری ویلے وقت سویلے نت آن کرن مزدوری ہُو
کانواں ہلاں ہکی گلاں ترتجی رلی چنڈدری ہُو
مارن چیکاں تے کرن مشقت پٹ پٹ سٹن انگوری ہُو
ساری عمر پینڈیاں گزری باہُو کدی نہ پئی آ پوری ہُو

ق

۱۴۴ قلب ہلیا تاں کیا کجھ ہویا کیا ہویا ذکر زبانی ہُو
قلبی ، روحی ، خفی ، سری سبھے راہ حیرانی ہُو
شہ رگ توں نزدیک جلیندا یار نہ ملیوس جانی ہُو
نام فقیر تنہاں دا باہُو جھڑے دسدے لامکانی ہُو

ک

۱۴۵۔ کل قبیل کو پیسر کہندے کارن ڈر بجر دے ہُو
شش زمین تے شش فلک تے شش پانی تے تردے ہُو
چھیاں حرفاں دچ سخن اٹھاراں دو دو معنی دھردے ہُو
مرشد ہادی صحی کر سمجھایا باہُو اس پہلے حرف سطر دے ہُو

ک

۱۴۶۔ کلمے دی کل تد ہیوے جداں کل کلمے ونج کھولی ہُو
عاشق کلماں اوتھے پڑھدے جتھے نور نبی دی ہولی ہُو
چوداں طبق کلمیں دے اندر کیا جانے خلقت بھولی ہُو
اسانوں کلماں پیر پڑھایا باہُو جنداں اتے توں گھولی ہُو

ک

۱۴۷۔ کلمیں دی کل تداں ہیوے جداں کلمیں دل نوں پھڑیا ہُو
بے درداں نوں خبر نہ کوئی درد منداں گل مڑھیا ہُو
کفر اسلام دی کل تداں ہیوے جداں بھن جگر وچ وڑیا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں کلماں صحی کر پڑھیا ہُو

ک

۱۴۸۔ کلمیں دی کل تداں پیوسے جداں مرشد کلماں دسیا ہُو
ساری عمر وچ کفر دے جالی بن مرشد دے وسیا ہُو
شاہ علی شیر بہادر واگن وڈھ کلمیں کفر نوں سٹیا ہُو
دل صافی تاں ہودے باہُو جاں کلماں لوں لوں رسیا ہُو

ک

۱۴۹۔ کلمے لکھ کروڑاں تارے ولی کیتے سے راہیں ہُو
کلمے نال بجھائے دوزخ جتھے اگ بلے ازگاہیں ہُو
کلمے نال بہشتیں جاناں جتھے نعمت سنج صباہیں ہُو
کلمے جیہی کوئی ناں نعمت باہُو اندر دوہیں سراہیں ہُو

ک

۱۵۰۔ کلمے نال میں ناتی دھوتی کلمے نال دیاہی ہُو
کلمے میرا پڑھیا جنازہ کلمے گور سہائی ہُو
کلمے نال بہشتیں جاناں کلمہ کرے صفائی ہُو
مڑن محال تنہاں نوں باہُو جنہاں صاحب آپ بلائی ہُو

ک

۱۵۱۔ کُن فیکون جدوں فرمایا اساں بھی کولوں ہاسے ہُو
ہکے ذات صفات ربیدی آہی ہکے جگ ڈھنڈیاسے ہُو
ہکے لامکان مکان اساڈا ہکے آن بتاں وچ پھاسے ہُو
نفس پلیت پلیتی کیتی باہُو کوئی اصل پلیت تاں ناسے ہُو

ک

۱۵۲۔ کیا ہویا بت اودھر ہویا دل ہرگز دور نہ تھیوے ہُو
سے کوہاں میرا مرشد وسدا مینوں وچ حضور دسیوے ہُو
جیندے اندر عشق دی رتی اوہ بن شرابوں کھیوے ہُو
نام فقیر تنہاں دا باہُو قبر جنہاں دی جیوے ہُو

ک

۱۵۳۔ کوک دلا متاں رب سنے چا دردمنداں دیاں آہیں ہُو
سینہ میرا درداں بھریا بھڑکن بھاہیں ہُو
تیلاں باجھ نہ بلن مشالاں درداں باجھ نہ آہیں ہُو
آتش نال یاراناں لاکے باہُو پھر اوہ سڑن کہ ناہیں ہُو

ک

۱۵۴۔ کامل مرشد ایسا ہووے جھڑا دھوبی وانگوں چھٹے ھُو
نال نگاہ دے پاک کریندا وچ سجی صبون ناں گھتے ھُو
میلیاں نوں کردیندا چٹا وچ ذرہ میل نہ رکھے ھُو
ایسا مرشد ہووے باھُو جھڑا لُوں لُوں دے وچ وسے ھُو

ک

۱۵۵۔ کر عبادت پچھو تاسیں تینڈی عمراں چار دہاڑے ھُو
تھی سوداگر کرے سودا جاں جاں ہٹ تاں تاڑے ھُو
مت جانی دل ذوق ہتنے موت مریندی دھاڑے ھُو
چوراں سادھاں رل پور بھریا باھُو رب سلامت چاڑھے ھُو

گ

۱۵۶۔ گند ظلمات اندھیر غباراں راہ ہیں خوف خطر دے ھُو
مکھ آب حیات منور چشمے اوتے سائے زلف عنبر دے ھُو
مکھ محبوب دا خانہ کعبہ جتھے عاشق سجدہ کردے ھُو
دو زلفاں وچ نین مصلے جتھے چاروں مذہب ملدے ھُو
مثل سکندر ڈھونڈن عاشق اک پلک آرام نہ کردے ھُو
خضر نصیب جنہاندے باھُو اوہ گھٹ اوتھے جا بھردے ھُو

گ

۱۵۷۔ گجھے سائے رب صاحب والے کجھ نہیں خبر اصل دی ھُو
گندم دانہ بہتا چگیا ہن گل پئی ڈور ازل دی ھُو
پھاہی دسے وچ میں پئی تڑپاں بلبل باغ مثل دی ھُو
غیر دے تھیں سٹ کے باھُو رکھیئے اُمید فضل دی ھُو

گ

۱۵۸۔ گوڈڑیاں وچ جال جنہاں دی اوہ راتیں جاگن ادھیاں ھُو
سک ماہی دی ٹکن نہ دیندی لوک انھے دیندے دیاں ھُو
اندر میرا حق تپایا اساں کھلیاں راتیں کڈھیاں ھُو
تن تھیں ماس جدا ہویا باھُو سوکھ جھلارے ہڈیاں ھُو

گ

۱۵۹۔ گیا ایمان عشقے دیوں یارون ہو کر کافر رہیئے ھُو
گھت زنار کفر دا گل وچ بت خانے وچ بہیئے ھُو
جس مکانے وچ جانی نظر نہ آوے اوتھے سجدہ مول نہ دیئے ھُو
جاں جاں جانی نظر نہ آوے باھُو توڑے کلماں مول نہ کہیئے ھُو

ل

۱۶۰۔ لایحتاج جنہاں نوں ہویا فقر تنہاں نوں سارا ہُو
نظر جنہاں دی کیمیا ہووے اوہ کیوں مارن پارا ہُو
دوست جنہاندا حاضر ہووے دشمن لین نہ وارا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں ملیا نبی سوہارا ہُو

ل

۱۶۱۔ لکھن سکھیوئی تے لکھ ناں جاتا کیوں کاغذ کیتو زایا ہُو
قط قلم نوں مارناں جانیں تے کاتب نام دھرایا ہُو
سبھ صلاح تیری ہوسی کھوٹی جاں کاتب دے ہتھ آیا ہُو
صحیح صلاح تنہاں دی باہو جنہاں الف تے میم پکایا ہُو

ل

۱۶۲۔ لٰہ ہُو غیری دھندے ہک پل مول نہ رہندے ہُو
عشق تے پٹے رکھ جیڑھاں تھیں اک دم ہول نہ سہندے ہُو
جیڑھے پتھر وانگ پہاڑاں آہے اوہ لون وانگوں گل دہندے ہُو
عشق سوکھالا جے ہوندا باہُو سبھ عاشق ہی بن بہندے ہُو

ل

۱۶۳۔ لوک قبر دا کرسن چارا لحد بناون ڈیرا ھُو
چٹکی بھر مٹی دی پاسن کرسن ڈھیر اچیرا ھُو
دے درد گھراں نوں ونجن کوکن شیرا ھُو
بے پرواہ درگاہ رب باھُو نہیں فضلاں باجھ نبیڑا ھُو

ل

۱۶۴۔ لوہا ہوویں پیا کٹیویں تاں تلوار سدیویں ھُو
کنگھی وانگوں پیا چریویں تاں زلف محبوب بھریویں ھُو
مہندی وانگوں پیا گھوٹیویں تاں تلی محبوب رنگیویں ھُو
وانگ کپاہ پیا پنجیویں تاں دستار سدیویں ھُو
عاشق صادق ہوویں باھُو تاں رس پریم دی پیویں ھُو

م

۱۶۵۔ مُوتوا والی موت نہ ملی جیں وچ عشق حیاتی ھُو
موت وصال تھیسی ہک جدوں اسم پڑھیسی ذاتی ھُو
عین دے وچوں عین جو تھیوسے دُور ہووے قربانی ھُو
[illegible]

م

۱۶۶۔ مرشد وانگ سنارے ہووے جنہڑا گھت کٹھالی گالے ہُو
پا کٹھالی باہر کڈھے بُندے گھڑے یا والے ہُو
کنیں خوباں دے تدوں سہاون جدوں کُٹھے پا اُجالے ہُو
نام فقیر تنہاندا باہُو جہڑا دم دم دوست سمھالے ہُو

م

۱۶۷۔ مرشد مینوں حج مکے دا رحمت دا دروازہ ہُو
کراں طواف دوالے قبلے نت ہووے حج تازہ ہُو
کُن فیکون جدوں کا سنیا ڈٹھا مرشد دا دروازہ ہُو
مرشد سدا حیاتی والا باہُو ادہو خضر تے خواجہ ہُو

م

۱۶۸۔ مرشد کامل اوہ سہیڑئیے جہڑا دو جگ خوشی دکھاوے ہُو
پہلے غم ٹکڑے دا میٹے وت رب دا راہ سمجھاوے ہُو
اس کلر والی کندھی نوں چا چاندی خاص بناوے ہُو
جس مرشد ایتھے کجھ نہ کیتا باہُو اوہ کوڑے لارے لادے ہُو

م

۱۶۹۔ مُرشد میرا شہباز الٰہی وِنج رلیا سنگ حبیباں ہُو
تقدیر الٰہی چھکیاں ڈوراں کداں ملسی نال نصیباں ہُو
کوہڑیاں دے دکھ دور کریندا کرے شفا مریضاں ہُو
ہر ہک مرض دا دارو تو ہیں باہُو کیوں گھتنائیں وس طبیباں ہُو

م

۱۷۰۔ مرشد مکہ تے طالب حاجی کعبہ عشق بنایا ہُو
وِچ حضور سدا ہر ویلے کریئے حج سوایا ہُو
ہر دم میتھوں جدا ناں ہو وے دل ملنے تے آیا ہُو
مرشد عین حیاتی باہُو میرے لُوں لُوں وِچ سمایا ہُو

م

۱۷۱۔ مرشد وسے سے کوہاں تے میتوں دسے نیڑے ہُو
کی ہویا بُت اوہلے ہویا پراو وسے وِچ میرے ہُو
جنہاں الف دی ذات صحی کیتی اوہ رکھدے قدم اگیرے ہُو
نحنُ اقرب سمجھ لیوسے باہُو جھگڑے کل نبیڑے ہُو

م

۱۷۲. مرشد ہادی سبق پڑھایا بن پڑھیوں پیا پڑھیوے ہُو
اُنگلیاں وِچ کناں دے دتیاں بن سنیوں پیا سنیوے ہُو
نین نیناں دُوں تر تر تکدے بن ڈٹھیوں پیا ڈسیوے ہُو
باہُو ہر خلنے وِچ جانی دسدا کِن سرا وہ رکھیوے ہُو

م

۱۷۳. مرشد باجھوں فقر کماوے وِچ کفر دے بُڈے ہُو
شیخ مشائخ ہو بہندے حجرے غوث قطب بن اُڈے ہُو
تسبیحاں نپ بہن مسیتی جویں موش بہندا ڈر کھڈے ہُو
رات اندھاری مشکل پینڈا باہُو تے تے آون ٹھڈے ہُو

م

۱۷۴. مال تے جان سب خرچ کراہاں کریئے خرید فقیری ہُو
فقر کنوں رب حاصل ہووے کیوں کیجئے دلگیری ہُو
دنیا کارن دین ونجاون کوڑی شیخی پیری ہُو
ترک دنیا تھیں قادری کیتی باہُو شاہ میراں دی میری ہُو

م

175- بیں کو جھی میرا دلبر سوہنا میں کیونکر اس نوں بھانواں ھُو
ویہڑے ساڈے وڑ دا ناہیں پئی لکھ وسیلے پانواں ھُو
ناں میں سوہنی ناں دولت پلے کیونکر یار منانواں ھُو
ایہہ دکھ ہمیشاں رہسی باھُو رو رنڈری ہی مر جانواں ھُو

م

176- مذہباں دے دروازے اُچے راہ ربانا موری ھُو
پنڈتاں تے ملوانیاں کولوں چھپ چھپ لنگھیے چوری ھُو
اڈیاں مارن کرن بکھیڑے دردمنداں دے کھوری ھُو
باھُو چل اتھائیں وسئے جتھے دعویٰ ناں کس ہوری ھُو

م

177- میں شہباز کراں پروازاں وچ دریا کرم دے ھُو
زبان تاں میری کُن برابر موڑاں کم قلم دے ھُو
افلاطون ارسطو جہیں میرے اگے کس کم دے ھُو
حاتم جہیں لکھ کروڑاں در باھُو دے منگدے ھُو

ن

١٧٨۔ ناں کو سنگی سنگ نہ کریئے کل نوں لاج نہ لائیے ہُو
تمے تربوز مول نہ ہوندے توڑے توڑ مکّے لے جائیے ہُو
کانواں دے بچّے ہنس ناں تھیندے توڑے موتی چوگ چگائیے ہُو
کوڑے کھوہ ناں مٹھے ہوندے باہُو توڑے سَے مناں کھنڈ پائیے ہُو

ن

١٧٩۔ نہیں فقیری جھلیاں مارن سُتیاں لوک جگاون ہُو
نہیں فقیری وہندیاں ندیاں سُکیاں پار لنگھاون ہُو
نہیں فقیری وچ ہوادے مصلّٰی پا ٹھہراون ہُو
فقیری نام تنہاندا باہُو جہڑے دل وچ دوست ٹکاون ہُو

ن

١٨٠۔ ناں رب عرش مُعلّٰی اُتے ناں رب خانے کعبے ہُو
ناں رب علم کتابیں لبھا ناں رب وچ محرابے ہُو
گنگا تیرتھیں مول نہ ملیا مارے پینڈے بے حسابے ہُو
جد دا مرشد پھڑیا باہُو چھٹے سب عذابے ہُو

ن

۱۸۱۔ ناں میں عالم ناں میں فاضل ناں مفتی ناں قاضی ہُو
ناں دل میرا دوزخ منگے ناں شوق بہشتیں راضی ہُو
ناں میں تریہے روزے رکھے ناں میں پاک نمازی ہُو
باجھ وصال اللہ دے باہُو دنیاں کوڑی بازی ہُو

ن

۱۸۲۔ ناں میں سُنی ناں میں شیعہ میرا دوہاں توں دل سڑیا ہُو
مُک گئے سبھ خشکی پینڈے جدوں دریا رحمت وچ وڑیا ہُو
کئی من تارے تر تر ہارے کوئی کنارے چڑھیا ہُو
صحیح سلامت چڑھ گئے پار باہُو جنہاں مرشد دا لڑ پھڑیا ہُو

ن

۱۸۳۔ ناں اوہ ہندو ناں اوہ مومن ناں سجدہ دین مسیتی ہُو
دم دم دے وچ ویکھن مولا جنہاں قضا نہ کیتی ہُو
آہے دانے تے بنے دیوانے جنہاں ذات صحی ونج کیتی ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں عشق بازی چن لیتی ہُو

ن

۱۸۴۔ ناں میں جوگی ناں میں جنگم ناں میں چلا کمایا ہُو
ناں میں بھج مسیتیں وڑیا ناں تبا کھڑکایا ہُو
جو دم غافل سو دم کافر مرشد ایہہ فرمایا ہُو
مرشد سوہنی کیتی باہُو پل وچ جا پہنچایا ہُو

ن

۱۸۵۔ نفل نمازاں کم زناناں روزے صرفہ روٹی ہُو
مکے دے ول سوئی جاندے گھروں جنہاں تروٹی ہو
اچیاں بانگاں سوئی دیون نیت جنہاں دی کھوٹی ہُو
کی پرواہ تنہاں نوں باہُو گھر وچ لبھی بوٹی ہُو

ن

۱۸۶۔ ناں کوئی طالب ناں کوئی مرشد سب دلاسے مٹھے ہُو
راہ فقر دا پرے پریرے سب حرص دنیا دے کٹھے ہُو
شوق الٰہی غالب ہویاں جند مرنے تے اوٹھے ہُو
باہُو جیں تن بھڑکے بھابر ہوندی اوہ مرن تراہے بھٹھے ہُو

ن

۱۸۷. ناں میں سیر ناں پا چھٹاکی ناں پوری سرساہی ہُو
ناں میں تولہ ناں میں ماسا ہن گل رتیاں تے آئی ہُو
رتی ہو نواں دنج رتیاں تلاں اوہ بھی پوری ناہی ہُو
وزن تول پوراونج ہوسی باہُو جداں ہوسی فضل الٰہی ہُو

ن

۱۸۸. نیڑے وسن دوروسیون ویڑھے ناہیں وڑدے ہُو
اندروں ڈھونڈن دادل نہ آیا مورکھ باہروں ڈھونڈھن چڑھدے ہُو
دور گیاں کجھ حاصل ناہیں شوہ بیٹھے وچ گھر دے ہُو
دل کر صیقل شیشے وانگوں باہُو دور تھیوں کل پردے ہُو

و

۱۸۹. وحدت دے دریا اُچھلے تھل جل جنگل بینے ہُو
عشق دی ذات منیندے ناہن سانگاں تھل چپینے ہُو
ننگ بھبھوت ملیندے ڈٹھے سے جوان نکمینے ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جہڑے ہوندیاں ہمت ہینے ہُو

و

۱۹۰۔ وحدت دے دریا اُچھلے ہک دل صحی نہ کیتی ہُو
ہک بت خانے واصل تھیندے ہک پڑھ پڑھ رہے مسیتی ہُو
فاضل چھوڑ فضیلت بیٹھے عشق بازی جان لیتی ہُو
ہرگز رب نہ ملدا باہُو جنہاں تروٹی چوڑ نہ کیتی ہُو

و

۱۹۱۔ وحدت دا دریا الٰہی جتھے عاشق لیندے تاری ہُو
مارن ٹُبیاں کڈھن موتی آپو آپی واری ہُو
دُر یتیم وچ لئے لشکارے جیوں چن لاٹاں ماری ہُو
سو کیوں نہیں حاصل بھردے باہُو جہڑے نوکر نیں سرکاری ہُو

و

۱۹۲۔ وجھن سرتے فرض ہے مینوں قول قالو بلیٰ داکر کے ہُو
لوک جانے متفکر ہوئیاں وچ وحدت دے وڑکے ہُو
شوہ دیاں ماراں شوہ وسیج لہیساں عشق تلہ سر دھر کے ہُو
جیوندیاں شوہ کسے نہ پایا باہُو جیں لدھا تیں مر کے ہُو



۱۹۳۔ ڈیہہ ڈیہہ ندیاں تارو ہوئیاں سمبل چھوڑے کاہاں ہو
یار اساڈا رنگ محلیں در تے کھلے سکاہاں ہو
ناں کوئی آوے ناں کوئی جاوے اسیں کیں ہتھ لکھ منجاہاں ہو
بے خبر جانی دی آوے باہو کیہڑ کلیوں پیل تھواہاں ہو



۱۹۴۔ ہو دا جامہ پہن کراہاں اسم کماون ذاتی ہو
کفر اسلام مقام نہ منزل ناں اوتھے موت حیاتی ہو
شاہ رگ تھیں نزدیک لدھوسے پا اندر دنے جھاتی ہو
نہ اساں وچ اسیں انہاں وچ باہو دور رہی قرباتی ہو



۱۹۵۔ ہک جاگن ہک جاگ نہ جانن ہک جاگدیاں ہی سُتے ہو
ہک ستیاں جا واصل ہوئے ہک جاگدیاں ہی مُٹھے ہو
کے ہویا جے گھگو جاگے جیہڑا لیندا ساہ اپٹھے ہو
میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں کھوہ پریم دے جُتے ہو

ھ

ہک دم سجن تے لکھ دم دیری ہک دم دے مارے مرئے ہُو
ہک دم پچھے جنم گوایا چور بنے گھر گھر دے ہُو
لائیاں دا اوہ قدر کی جانن جھڑے محرم ناہیں سر دے ہُو
سو کیوں ڈھکے کھادن باھُو جھڑے طالب سچے در دے ہُو

ھ

ہر دم شرم دی تند تروڑے جاں ایہہ چھوڈک بلے ہُو
کچرک بالاں عقل دا دیوا ایہنوں برہوں انہیری جُھلے ہُو
اُجڑ گیاں دے بھیت نیارے لکھ لعل جواہر رُتے ہُو
دھوتیاں داغ نہ لہندے باھُو جھڑے رنگ مجیٹھی دھلے ہُو

ھ

ہس دے کے رودن لیوئی تینوں دتا کس دلاسا ہُو
عمر بندے دی اینویں وہانی جیویں پانی وچ پتاسا ہُو
سوڑی اسامی سٹ گھتیسن پلٹ نہ سکسیں پاسا ہُو
تیتھوں صاحب لیکھا منگسی باھُو رتی گھٹ نہ ماسا ہُو

ه

۱۹۹۔ ہور دوا نہ دل دی کاری کلماں دل دی کاری ہُو
کلماں دور زنگار کریندا کلمیں میل اُتاری ہُو
کلماں ہیرے، لعل، جواہر، کلماں ہٹ پساری ہُو
ایتھے اُتھے دوہیں جہانیں باھُو کلماں دولت ساری ہُو

ه

۲۰۰۔ ہکی ہکی پیڑ کوں کل عالم کوکے عاشقاں لکھ لکھ پیڑ سہیڑی ہُو
جتھے ڈُھونڈھن رہن دا خطرہ ہووے کون چڑھے اس بیڑی ہُو
عاشق چڑھدے نال صلاحاں ولے اونہاں تارکپر وچ بیڑی ہُو
جتھے عشق پیا تندا ناں تیں وے باھُو اُتھے عاشقاں لذت کیھڑی ہُو

ی

۲۰۱۔ یار یگانہ ملسی تینوں جے سر دی بازی لائیں ہُو
عشق اللہ وچ ہو مستانہ ہُو ہُو سدا الائیں ہُو
نال تصوّر اسم اللہ دے دم نوں قید لگائیں ہُو
ذاتے نال جاں ذاتی رلیا تد باھُو نام سدائیں ہُو

کلام حضرت سلطان باہوؒ

الف

چنبا :ایک خوشبودار پودا

بوٹی :پودا

من :دل

مرشد :پیر کامل

نفی اثبات :نہ ہونا اور ہونا

مشک مچایا : محبت کی خوشبو کا طوفان مچانا

جاں :جب

پھلاں تے آئی :اس کے پھول پھٹنے لگے

طلب :آرزو مند۔ خواہشمند

زردا :دولت کا

سئے :سینکڑوں

ظالم نفس : نفس امارہ جو انسان کو بدی پر اکساتا ہے۔

فقیر :درویش۔ اللہ والے

دکھالی :دکھائی دے

عیوں عین :مکمل۔ کامل

تھیوسی :ملے گا

وحدت سبحانی :اللہ کی یکتائی کا بھید راز

راتیں دیہاں :راتوں اور دنوں

تاء :آگ، تپش

اگوہاں :آگے

تکھیرے :شدید

نت :ہمیشہ

سوہاں :سراغ

بھائیں :آگ

بالن :ایندھن

شوہ :مرشد، محبوب

تداں :جبھی

لدھیوے :ملے گا

کیتوے :کیا

حیض پلیتی :بہت گندی، ناپاک، ایام حیض میں عورت ناپاک ہوتی ہے۔

کارن :کے لئے

جیندے :جس نے

سوون :سوتے ہیں

[illegible] ہے

[illegible] نہیں

ہوں۔

قالو بلیٰ : کہا، ہاں تو یقیناً ہمارا رب ہے

کوکیندی : آواز دیتی ہے

حب وطن : وطن کی محبت، دنیا کی محبت

سوون : نیند

قہر پوے : تجھ پر خدا کا قہر نازل ہو

راہزن دنیا : ڈاکو دنیا، اللہ کے راستے سے
ہٹانے والی دنیا

مول : ہرگز

اساڈا : ہمارا

بیلی : دوست، ساتھی

سدھا : سیدھا

نوائے : جھکا دئے، سر تسلیم خم کر دیا

جتھے : جہاں

لدھا : تلاش کیا، مل گیا

ما : ماں

رِدھا : پکایا

ازل ابد : ابتدا و انتہا

دوہیں جہانیں : دونوں جہانوں میں دنیا اور
آخرت

بکر : تاج

دم : نفس، ساتھی

جلیندا : جلتا ہے

رشنائی : روشنی

سڑیندا : سڑتا ہے، جلتا ہے

وہندا : بہا جاتا ہے، دور ہو جاتا ہے

کریندا : کرتا ہے

صاحب : مالک، خدا

پیو : باپ

پتر : بیٹا

کوہاوے : ذبح کرائے، قربان کرائے

بھٹھ : آگ کا تنور

جیوے : زندگی

موڑے : الگ کرے، دور لے جائے

سہ طلاق : تین طلاقیں، جن کے بعد میاں
بیوی کا رشتہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔

پچاوے : پہنچائے

دھروئی : فریب، مکاری، کھینچ تان

چشماں : آنکھیں

نہ رجاں : تسلی و اطمینان نہ ہو

لوں لوں : رونگٹے

مدھ : جز

ہک : ایک

کجاں : ڈھانپ لوں

اُتیناں : بہت زیادہ

ڈٹھیاں : دیکھیاں

کتے ول : کس کی طرف

بھجاں : بھاگوں، دوڑوں

حجاں : حج

ہکسے جا : ایک ہی جگہ

نیتوے : نیت کو

لبھیوے : مل جائے

موہیں تے : مونہہ پر

ہرولوں : ہر طرف

پہوتا : پہنچ گیا

کدائیں : کبھی کا

کانے : نرسل، جس سے قلم بھی بنتا ہے

کپ کے : کاٹ کر

الماں : رنج

جھاتی : نظر، دیکھ

منت : التجا، خوشامد

خواج خضر : خواجہ خضر، جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آب حیات پیا ہوا ہے

اور زندہ ہیں۔ یہ پانی کے رہنما ہیں۔ بھولے بھٹکوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

دیوا بال : چراغ روشن کر

ہنیرہ : تاریکی، اندھیرا، سیاہی

متاں : شاید

کبھی : تجھے مل جائے

وست : چیز

کھڑاتی : گم شدہ، جو گم ہو گئی ہو

رمز : راز، بھید

پچھاتی : پہچان لیا

کھڑیا : کھل گیا

کوزہ : مٹی کا پیالہ

لیسی : لے گا

ساراں : خبریں، مدد کرنا

اوجھڑ جھل : جنگل بیلا

مارو بیلا : وہ بیلا جس میں جان ہلاک ہو جانے کا ڈر ہو

جانن : جلائیں

کندھی : کنارہ

ڈھاہ : گر جانا، بربادی

ڈٹھی : دیکھی

نیں : ندی

وہے : بہتی ہے

سراندی : سر کی طرف

راہی : مسافر

طالب : چاہنے والا، مرید

چانون : خوشی

کھپیاں : کام

سیپاں : غلام، بیگار

عشق مجازی : غیر حقیقی عشق

تلکن بازی : پھسلنے کے مقام

اولے : الٹ پلٹ، اکھڑے ہوئے

توڑے : بے شک

تنہاں دا : ان کا

جیوے : زندہ

گت : ساز کا ایک انداز، طرز، وضع

اوہو : وہی

ہر ویلے : ہر وقت

ب

اچیاں : اونچی

لمیاں : لمبی

کفنی : مردے کا لباس جو فقیر بھی پہنتے ہیں

رلساں : شریک ہو جاؤں، مل جاؤں

سنگ : ساتھ

میراں : شیخ عبدالقادر جیلانی کا لقب

باجھ : بغیر

بانگ : اذان

صلات : نماز، صلواۃ

کڈھن : نکالیں

زکاتاں : زکواۃ، اسلام کا پانچواں رکن

باجھ فنا : فنا ہوئے بغیر

جماعتاں : باجماعت نماز

سار : خبر، علم

وانجے : برباد

تھاں : جگہ

کھیڑے : ہیر سیال کے سسرال

رانجھا : ہیر کا عاشق

گھت : لے کر

وہن : تیز چلتا ہوا پانی، منجدھار

رج : بہت زیادہ

الا الہ : اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

گل : گلے

گہناں : زیورات

پالا : بوجھ

آب حیات : زندگی بخشنے والا

بسم اللہ : اللہ کا نام

بھارا : بوجھل

جھلسنی : آزاد ہو جائے گا

جیندا : جس کا

ایڈا : اتنا

پسارا : موجودات عالم

سوہارا : سوہنا، پیارا

بنھ : باندھ کر، مجبور کر کے

دیس نکالا : اپنے وطن سے نکل جانا

جھیڑا : جھگڑا، فساد

دور اڈا : بہت دور

دم دم : ہر وقت

سوایا : زیادہ

بے تے : علم

ہک : ایک

کتے : کس نے

جیں : جس نے

شوہ : محبوب، مرشد

لدھا : ملا

انھیاں : اندھوں کو

بو ہتی : بہت زیادہ

لوگبھاری : گناہ گار

لاج : عزت

بھو : ڈر، خوف

رسدے : روٹھ جانے

کسدے : قربان ہو جانے

ملوک : بادشاہ

رجھاون : خوش کرتے ہیں، اقبال کہتے ہیں

آدم از بے بصری بندگی آدم کرد

گوہرے داشت ولے نذر قباد جم کرد

معنی : انسان نے اپنی کم نگہی سے بادشاہوں کی غلامی اختیار کر لی۔ اس کے پاس علم و حکمت کا ایک موتی تھا جو اس نے بادشاہوں کی نذر کر دیا۔

ورہیاں : برسوں

دل خستہ : ٹوٹا ہوا دل

وڈیائی : غرور، تکبر، فخر

نمانے : بے کس، لاچار

چائی : اٹھائے

چنگا چوکھا : اچھا اور بکثرت

سوئی : وہی

مٹھے : دھوکے میں آگئے، فریب کھا گئے

سداون : کہلوائیں

لیٹوے : لٹائے

جھگی : جھونپڑی

سدا : آواز

سکھالی : آسان

لاہ : اتار دے

کدھی چا بڑے : کنارے پر پہنچائے

سئیاں کوہاں : بہت دور، سینکڑوں کوس

پاڑے : فاصلے

سر : راز، بھید

سوہاں : سراغ، واقف

توڑے : ہمیشہ، بے شک

سٹ : پھینک دی

پیڑ : دکھ، رنج، درد، مصیبت

کی دھرنا : کیا بنانا

کچرک : کب تک

مربی : پالنے والا، مہربان

غرضی : غرض مند

لدھی : ملی

گجھی : چھپی ہوئی، پوشیدہ

دیوا : چراغ

حاصل : اگان، نکلس

ڈھل : تاخیر

کاسا : پیالہ، کشکول

رت ہنجوں روون : خون کے آنسو رونا

بھانے : خیال میں



ت

تلہ : لکڑیوں کا بیڑا، جس کے ذریعے دریا بھی پار کیا جاتا ہے

ان مع العسر یسرا : بلاشبہ مصیبت کے ساتھ آرام و آسائش ہے

حاصل : مراد

الف : مراد اللہ تعالیٰ

وسوں : آبادی

کھلا : ٹوٹا ہوا جوتا

کسبی : کاروباری، دنیادار

بنج ویساں : ایک سودا نے کے تحت

چت : دل

لاہ : نیچے اتارنا

ہستی جھیڑے : زندگی کے بکھیڑے

سانگ : سوانگ ، مختلف قسم کی شکلیں بدلنا

لوڑ : ضرورت

بھلی : بھول کر

ویہندی ساں : چلی جارہی تھی

کھٹیا : کمایا، حاصل کیتا

جاگ : وہ ترشی جس سے دودھ کو جما کر دہی بناتے ہیں

چلہ : ایک ریاضت جو چالیس دن الگ تھلگ رہ کر کرنی پڑتی ہے۔



ث

عین عیانی : بالکل وہی، ہو بہو

اگیرے : آگے

ہو ہو : اللہ ہو

جیوے : زندہ رہے

ترٹی چوڑ : بربادی، تباہی

پرے پرے : بہت دور

دارو : دوا

واگاں : لگام

ترکھڑے : بہت تیز



ج

مل مرشد دیاں تلیاں : پیر کی خدمت کر

مٹھے : پیارے

گھاڑو : لوٹنے والا

لدھا : ڈھونڈ لیا

دتی : دی ہے

پھٹی : پیدا ہوئی

ائی : بھری ہوئی

خلقے : ہیجڑے

ڈھور : جانور

بھسن : باندھیں گے

گانے : سرخ دھاگہ جو دولہا کے ہاتھ میں شادی کے موقع پر پہنایا جاتا ہے

دنہیہ : دن

ورتینڈے تے : تیرے دروازے پر

بیا : دوسرا

ماھی : محبوب

ہک : ایک

واصل : مل گئے

لئی : حاصل کی

سر دتیاں : قربان ہوئے بغیر

ڈھل : دیر، تاخیر

لوتڑو : برباد، ضائع

صراف : پرکھ کرنے والا، عیار

الاون : بات

کجھ : کچھ

جواون : زندہ کریں

حیاتی مردا : زندگی میں مرجاتا ہے، یعنی دنیاوی خواہشات ترک کردیتا ہے۔

بردے : غلام، چاکر

وڑدے : داخل ہوئے

سر نیزے کیوں چڑھدے : حضرت امام حسینؑ کی شہادت کی طرف اشارہ ہے

مندے : قبول کرتے

ملاحظہ : لحاظ، پاسداری

نندیا : نیند

پرائی : دوسرے کی، غیر کی، بیگانی

کوڑا : بے کار، دھوکا دینے والا

جاں تائیں : جب تک

الفی : بغیر آستینوں کے فقیری لباس، کفنی

موئے باجھ : مرنے کے بغیر

سوہندے : اچھی لگتی ہے

سوہندا : اچھا لگتا ہے

جل : پانی

بھوندیاں : پھرتے ہوئے

ہکا : ایک ہی

ڈکی : روکی

تریھے : تیس

مہر : محبت، پیار

جیندے : جس کے

حب : محبت، خواہش

ہلے : زوروشور، حملے

بھار : بوجھ، خولی

کستوری : مشک، نافہ

سَیے : سینکڑوں

پلے : پردے

ٹھلے : رکے یعنی رو کے نہیں جا سکتے

سولے : سستے، ارزاں

چ

چناں :اے چاند

نمانے :بے کس، محتاج

ونجارے : پھیری والے

سکھ :تنکے

شالا :اے خدا

بھارے :وزنی

تاڑی :تالی

اڈا :اڑا

اڈن ہارے :اڑ جانے کے لئے تیار

آپے :آپ ہی

سجناں : محبوباں، دوستاں

جنم گوایا :زندگی برباد کی

ح

وڈیائی : غرور، تکبر

ساون ماہنہ :ساون کا مہینہ

چائی :اٹھائے ہوئے

چنگا چوکھا :لذیذ اور بکثرت

مٹھے :دھوکے باز، لوٹے گئے

غواصی :غوطہ خور، غوطہ مارنے والا

خ

خام : کچے، کمزور

جانن : جان سکتے ہیں

سار : خبر، حقیقت

محرم :رازداں، واقف، آگاہ

خامی بھانڈے : کچے برتن

گل : مٹی

سوئی :وہی

ویسن :لے جائیں گے

بھج :دوڑ کر

د

ڈونگھے :گہرے

بیڑے :کشتیاں

جھیڑے :لڑائی، جھگڑے

ونجھ :بانس

موہانے :ملاح

تمبو : خیمے

ونج :جاکر

سویو :وہی

ساڑے :جلائے

آسی :امیدوار

پھند فریب لباسی : مکاری کالباس پہنے

ہوئے، خرقہ سالوس

خواجہ :خواجہ خضر علیہ السلام

گھمن گھیر :بھور، گرداب

دلیلاں :سوچ بچار

تریا :تیسرے

چنگھیایاں :پلائیاں

دھاراں :دودھ کی دھاریں، تھن کو منہ لگا

کر دودھ پینے کو چنگھنا کہتے ہیں۔

آکھیں :کہیں، سوچیں

دلیل :سوچ، غوروفکر، رنج

قلیل :کم

جلیل :صاحب مرتبت

خلیل :دوست، مراد حضرت ابراہیم

چنگا :اچھا بہتر

سئے :سینکڑوں

نٹھے :بھاگے

ٹکانے :اطمینان، اپنے مقام پر

تاں :پر

وانگوں :طرح

پلے :تمازے

باہر کراں : ظاہر کروں

گھائل :زخمی

مائل :راغب، متوجہ

حائل :رکاوٹ

سائل :سوالی، سوال کرنے والا

اساں :ہم

دھکھدے :وہ آگ جو جلے نہیں صرف

دھواں دے

سیکے :تاپے

تاء :گرمی

تکھیڑے :شدید

چھک :کھینچ کر

تھکے :رکے

ساہورے :سسرال، مراد دوسرے جہاں

لڑکیے :اے لڑکی! اے دلہن

ونجناں :جانا

پیکے :ماں باپ کا گھر یعنی دنیا

برہوں :جدائی

کیتوس :کیا ہے

وسواس :بھروسہ

کڈھیندے :نکالتے ہیں

دلیلاں :سوچاں

سکیاں : حقیقی

اکس : ایک ہی، اسلام میں ایک ہی وقت میں
دو حقیقی بہنوں سے نکاح درست نہیں

تھاں : جگہ، مقام

واسا : رہ سکتا

تیندا : تیرا

سوہندی : اچھی لگتی ہے

سو : وہی

ویہندی : جاتے ہوئے

کوہندی : قتل کر دیتی ہے، ذبح کر دیتی ہے،

ڈھونڈن : تلاش کرنا، ڈھونڈنا ہے

ہوڑ : لڑائی

دہائی : گزر گئی

کوتاہ : چھوٹی

کوڑی : غلط، بے مقصد

رڑکنا : بلواتا، دہی بلو کر مکھن نکالنا

بھا : آگ، تپش

دکھاں : مصیبتوں

ہڈاں توں : ہڈیوں سے

کانی : تیر کی انی

کنوں : بجائے

تکھا : تیز

پلے : دامن، جیب

زیرا : ذرہ بھرا

اڈ کھان : اڑ کر کھاتے ہیں، جمع نہیں کرتے

دوسیندا : دکھائی دیتا ہے

کھڑیندا : ضائع ہوتا ہے برباد ہوتا ہے

مریندا : مارتا ہے



رلیا : ملیا، شامل ہوا

سو : وہی

سدیوے : کہلاتا ہے

بنھ کراہاں : باندھ کر رکھوں

قیمہ قیم : قیمہ قیمہ

مہناں : طعنہ، مہنا

جداں : جب

نپوے : دبے، قابو میں آئے

جیوے : زندہ ہو

ارے ارے : بہت اس طرف

وسن : آباد ہوں

تسے : اس کو

اینہاں : ان کو

عارف : صاحب معرفت، حقیقت کو جانے

کڈھن : نکالیں

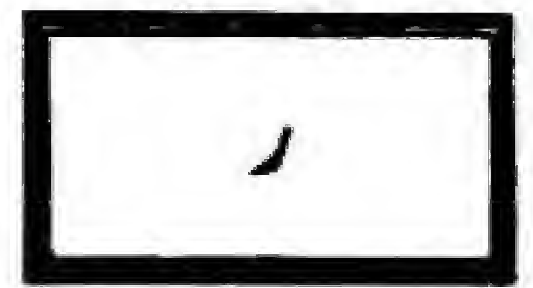
ہک پلک : کسی وقت، ایک پل

پھٹیا : زخم خوردہ، زخمی، مجروح

پٹے : اکھاڑ دے

مڈھ : جڑ

پاڑوں : کھیت



ر

پرے پریرے : بہت ہی دور

اوڑک : آخر

دسے : دکھائی دے

مسلے : مسائل

ایہا : یہ

مت : ہرگز

وسے : رہیے

جیں : جس پر

معلم : معلوم

تھیوے : ہو

کنوں : کے لئے

شینہاں : شیراں

دسے : بتاؤ

والا

نفسانی : نفس کا بندہ

پچھوتاسیں : پچھتائے گا

شاہ جیلانی : شیخ عبدالقادر جیلانی، پیر پیراں، میر میراں

نین : آنکھیں

رت : خون

ہنجوں : آنسو

غمزہ : نخرا، اشارہ

وڑیا : داخل ہوا

سمرا : سموتا

ٹنگوے : لٹکا دیا

ایہو : یہی

پرم : محبت، الفت، عشق

کوہیوے : قربان ہو جائے

جلاندا : جلاتا ہے

جیندی : جس کی

سک : خواہش، تمنا

اسکے پاس رہے

زہد : ریاضت، عبادت

شہباز : بلند پرواز شکاری پرندہ

بلدے : جلتے ہیں

دیوے : چراغ

گھنیوے : پہنچائے

پور : کشتی میں بیٹھے ہوئے بہت سے لوگ

ڈبوے : غرق کردے

جتوں : جس طرف

پجیوے : جائے

گلیں : باتوں

خود خوانی : خود کو پہچان، عرفان ذات

خود دانی : اپنے آپ کو پڑھنا

ہمیش : ہمیشہ

جلیندا : جلتا ہوا

چھٹ رہسی : آزاد ہو جائے گا

ز

ڈھوئی : پناہ، امن سکون

گلوئی : گلیوں میں پھرنے والے

سدا سوہاگن : وہ عورت جس کا شوہر ہمیشہ

پیراں دا پیر : حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

کن دھر کے : توجہ سے

اڑیا : اٹک گیا، رک گیا

س

ے : سینکڑوں

ے : ختم ہو

بھوناں : پھرنا، گھومنا

تکے : دیکھے

بے : کمزور، لاچار

انھاں نوں : ان کو

اثباتی : ثابت قدم، مستقبل مزاج

لدھا : تلاش کر لیا، پا لیا

سوز : جلن، تپش

کنوں : سے

تن : جسم

سڑیا : جل گیا

ونجن : جائیں

سکدیاں : منتیں کر کر کے

متاں : شاید

وسائے : برسائے

نیل پدم : اربوں سے بھی زیادہ

دن سون : ہوتے ہوئے

ـکا : خواہش مند طالب

کپر اندے : منجدھار میں

مچھ : مگرمچھ

بہندے : رہتے، بیٹھتے

لیو : لینا

جھٹ کر کے : بہت جلد

کندھی : کنارے

تر کے : تیر کر

کینوں : کس کو

دھک : پیچھے ہٹا، دھکا دے

کھٹیندوں : کھٹا

کولیشر : شاعر

کاران : ضرورت

در : موتی

بحر : سمندر

پھکا : بدمزہ، پھیکا

ہکا : آپ ہی

رکھیندے : رکھتے ہیں

جھکا : جھکا ہوا

جاپہنچے : پہنچ گئے

تحصیں : حاصل کرے

جھاتی : نظر

نفس امارہ : برائی کی طرف راغب کرنے

کیندا : کس کا

ساہ : سانس، دم

سر الہی : خدائی، بھید

بھیت : بھید، راز

ش

شور شہر : مراد شور کوٹ، یہاں سلطان العارفین نے زندگی بسر کی

سہانے : آسرے

وکھالے : دکھادے

اچے : اونچے

لنگھدا : گزر جاتا ہے

پٹ پٹ : اکھاڑ اکھاڑ کے

ماہی : محبوب

اتھوری : عام

ص

ثنائیں : تعریفیں

کمانویں : محنت کر کے حاصل کریں

ظ

ویکھاں : دیکھوں

والی حس

کوکے : چیخے

ہونہالا : ہونے والا

کوہے : چیڑ پھاڑ کرے

نوچے : نوچ نوچ کر دکھائے

منگے : مانگے، طلب کرے

چرب نوالہ : گھی سے تر نوالہ

ط

شالا : اے خدا

کدے : کبھی

ماندے : تھکے ہوئے، کمزور

کرلاندے : چیختے، چلاتے

کماندے : حاصل کرتے

لڑ : دامن

ہادی : راہ ہدایت، بتانے والا مرشد

ذاتی اسم : خدا کا ذاتی نام صرف اللہ ہے

سوئی : وہی

الاہمے : شکایتیں

چایئے : اٹھائیں

توڑے : بے شک

جیندیاں : جیتے ہوئے، زندگی

جانی : محبوب

پرہ : ہجر، فراق

ع

ورہیاں دی : برسوں کی

کنوں : سے

کھلین : کھیلیں گے

جا : جگہ، حقیقت

وکھالی دتا : دیکھنے میں آیا

کنیں : کانوں

مڑن : واپس لوٹنا، مڑنا

تھیوسے : ہو گیا

جھیاں کھیاں : جہاں کہیں

نیت نہ سکے : نیت نہ کر سکے

دھوئی : سکون، اطمینان

نیر : آنسو

جبھ : زبان

جاتا : سمجھا

مہاڑی : مکان

رہاڑی : ضد

پوہ مانہہ : پوہ کا مہینہ، جب سردی شدید ہوتی ہے

طعمہ : شکاری پرندوں کا کھاجا

ہکو : ایک

سنج : شام

صبائیں : صبح کے وقت

جائیں : جگہیں، مقامات

ونج : جا

تنہائیں : اکیلے

ٹھوک بیٹھا : گاڑدیا

خلوت خانہ : تنہائی کی جگہ

مینندے : مانتے ہیں تسلیم کرتے ہیں

تھی : ہوکر

اتھائیں : اسی جگہ

تد : جب اسی صورت میں

تھیندا : ہو سکتا ہے

طلب : خواہش، آرزو

لسیاں : کمزور

ایانے : بچے، نادان

متیں : نصیحتیں

بھاوے : پسند آئے

مت : نصیحت

کھڑایا : گنوایا

کھڑیا : گم ہوگیا

واڑی : خربوزوں کا کھیت

تاڑی : تالی

سوئی : وہی

منے : مان لے، تسلیم کرے

بنے : طرف، کنارے

بھنے : ظاہر، کھولے

کتول : کس طرف

کچھیوے : لے جائے

بھاء : آگ

بالن : ایندھن

بہہ : بیٹھ کے

سکیندے : تاپتے ہیں

تلیندے : تلتے ہیں

اگیں : آگ

دردر چا جھکاوے : دردر کی ٹھوکریں

اولڑیاں : انوکھی، عجیب وغریب

لسیرے : ٹھکانے

ف

فجری ویلے : صبح کے وقت

سویلے : سویرے

کاں : کوا

ولیاناہیں : قابو نہیں کیا

دہائی : حصہ

تاقی : کھڑکی

لاہی : کھولی

مار پتھلا : ڈٹ کر بیٹھ جانا

سنھ : نقب

اولا : الٹا، عجیب وغریب

دسیا : بتایا

اکلا : اکیلا

تسلا : اطمینان

کوڑا : غلط، جھوٹا

بال مواتا : آگ جلا کر

برہوں : جدائی

ارے اریرے : نزدیک تر

اگیرے : آگے

ق

ہلیا : لرز گیا

خفی : پوشیدہ

ک

کل : سکون، آرام

ال : چیل

ہکے گاں : ایک جیسی باتیں

تریجی : تیسری

چندوڑی : ایک پرندہ

انگوری : تازہ تازہ پیدا ہوئے ہوئے ننھے ننھے پودے

پٹ پٹ : اکھاڑ اکھاڑ

کیوں : نے، بجائے

تکھا : تیز

سوئی : وہی

پٹیا : برباد کیا ہوا

چھٹیا : آزاد ہوا، رہائی پائی

پاروں : لیے واسطے

پٹ سٹیا : اکھاڑ پھینکا

عارف : معرفت کے راز کو جاننے والا

نفسانی : نفس کا بندہ

رتی : ذرہ بھر

پیر جیلانی : مراد حضرت غوث الاعظم جیلانی

گ

جداں : جب

کل : مشین، قفل

ہولی : ہندوؤں کا ایک تہوار مراد تقریب مسرت

متاں : شاید

یارانا : دوستی

چھنڈے : ہتڑے پر مار مار کر صاف کردے

سجی : کھارو

صبون : صابون

گھتے : ڈلے

وسے : آباد ہو

پچھوتاسیں : پچھتاؤ گے

تینڈی : تیری

دہاڑے : دن

کھلیاں : کھڑے کھڑے

گذھیاں : گذاریں

جھلارے : پینگ کا آگے پیچھے ہونا، لرزش ہونا، ڈولنا

گھت : ڈال کر

زنار : ایک دھاگہ جو ہندو گلے میں پہنتے ہیں

جانی : محبوب

توڑے : اس وقت تک

ظلمات : تاریکیاں، اندھیرا

اوتے : اس پر

گھٹ : گھونٹ

گجھے : خفیہ، چھپے ہوئے

گندم دانہ : گیہوں کی (کنک) کا دانہ کہتے ہیں کہ حضرت آدم نے گندم کا ایک دانہ کھالیا، اس پر اللہ نے ان کو جنت سے نکال دیا

ازل : ابتداء

چاسٹیوے : نکال پھینک دیا

گوڈڑی : فقیر کا لباس جو بہت گھٹیا ہوتا ہے اور اس میں کئی پیوند لگے ہوتے ہیں۔

ادھیاں : آدھی

سک : تا ہنگ، کشش، محبت

ٹکن نہ دیندی : آرام نہیں کرنے دیتی

دھندے : الجھنیں

پٹے : اکھاڑ دیے

رکھ : درخت

جڑھاں تھمیں : جڑوں سے

ہول : صدمہ

سہندے : برداشت کرتے

وت : پھر

گل وہندے : پگھل کر بہہ جاتے ہیں



لا یحتاج : جس کی کوئی حاجت نہیں

پارا : سیماب

کیمیا : اکسیر

سوہارا : پیارا، سوہنا

سکھیوئی : سیکھا

کھوئی : ضائع، برباد

الف : احد، یعنی اللہ

م : محمد ﷺ

پکایا : پختہ کرلیا

لہ ھو غیری : اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے



موتوا الی موت : موت سے پہلے مر جانا

تھیسی : ہوگا

دینہہ : دن

گھت : ڈال

کٹھالی : وہ چھوٹا سا برتن جس میں سونا چاندی گلاتے ہیں

خوباں : حسینوں

سوکھا : آسان

جے : اگر

بن : جنگل

ڈیرا : مقام، رہنے کی جگہ

ونجن : چلے جائیں گے

کوکن : شور مچائیں گے

عملاں : نیک کام

کٹیویں : کوٹے جائیں

چریویں : چیرے جائیں

گھوٹیویں : پیسے جائیں

وانگ : طرح

کپاہ : کپاس

پنجویں : دھنکا جائے

گھتائیں : حوالے کرتا ہے

وس : ذمے، حوالے

وسے : رہے، قیام کرے

سے کوہاں تے : سو میل پر

نیڑے : نزدیک

اوہلے : پردے میں

اگیرے : آگے

نحن اقرب : میں قریب ہوں

الیوی : ڈھونڈ لیا ہے

سہاون : خوبصورت لگیں

دوست : مراد مرشد

کتھے : کہاں

سہیڑے : بنائیے، حاصل کیجیے

دوجگ : دونوں جہانوں میں

ٹکڑے : روٹی، خوراک

میٹ : ختم کرے

وت : پھر

کوڑے : جھوٹے

لارے : ہیر پھیر

حبیباں : دوستوں

چھکیاں : کھینچی

میری : سرداری

کوجی : بدصورت

بھانویں : پسند آویں

ویہڑے : صحن میں

وڑدا : آتا

رونڈری : روتے روتے

ملوانے : مساجد کے مولوی

کرم : بخشش

ن

کن سر : توجہ

موش : چوہا

کھڈ : سوراخ

سے : سینکڑوں

اندھاری : اندھیری، تاریک

پینڈا : سفر

ٹھڈے : رکاوٹیں

کراہاں : کرواں

کارن : کے لیے، واسطے

ونجارن : ضائع کریں

کوڑی : جھوٹی

قادری : مراد شیخ عبدالقادر جیلانی

من تارو : تیر نہ سکنے والا

ترتر : تیرتے تیرتے

لڑ : دامن

پھڑیا : تھام لیا

دانے : عقل مند، دانا

چن یتی : منتخب کر لی

تسبہ : تسبیح کا اسم مکبر، بہت بڑی تسبیح

صرفہ : بچت

تروٹی : گرہو

کو سنگی : جو ساتھی بننے کا اہل نہ ہو

سنگ : ساتھ

کل : خاندان، عزت

تمہ : خربوزے جیسا ایک انتہائی تلخ پھل

توڑے : بے شک

کوڑے : کڑوے

کھوہ : کنواں

جلھی : فقیروں کا ایک ناچ

لدھا : ملا

چھٹے : آزاد ہو گئے

تریہے : تیس

جلیاں : فقیروں کا ایک قسم کا ناچ

ویہندیاں ندیاں : بہتی ہوئی ندیاں

سکیاں : خشک

دوست : محبوب

کھلے : جوتے

زشتی : خراب، برائی

جیں : جس

بہہ بہہ : بیٹھ بیٹھ کر

حب : لالچ، حرص

ڈبدی : غرق ہوتی ہے

لدھی : مل گئی

بوہٹی : عروس، دلہن

دلاسے : اطمینان، بھروسے

مٹھے : فریب میں آئے ہوئے

پرے پریرے : بہت دور

کٹھے : مارے ہوئے

جند : جان

ترٹھے : بھاگے

بھاء : آگ

برہوندی : جدائی کی آگ

ترہائے : پیاسے

آپو آپی واری : اپنی اپنی باری

در یتیم : وہ آبدار موتی جو صدف میں اکیلا ہوتا ہے

لئے لشکارے : چمکے

جیوں : جس طرح

سو : وہ

ونجن : جانا

قالو ابلیٰ : کہا، تو ہی اللہ ہے

شوہ لہریں، موجیں

ونج : ساتھ

نیڑے : قریب

وسن : رہنا

دسیون : دکھائی دیں

ویڑے : صحن، گھر

ول : طریقہ

مورکھ : احمق، نادان، بے وقوف

دور تھیون : دور ہو جائیں

و

نیاں : غوطے، نہائیں

کڈھن : نکالیں

ک

تھیوائیں : ہو جاؤں

ہ

ہو : اسم ذات

لبھیسی : مل جائے گا

ونے : کی طرف

قربانی : قربت، نزدیکی

ساہ : سانس

پٹھے : الٹے

یساں : لوں گا

تلہ : لکڑیوں کا بیڑا، مراد مصیبت اٹھا کر

جیوندیاں : زندگی میں

جیں : جس نے

لدھا : حاصل کیا

تیں : اس نے

ویہہ ویہہ : بہتے بہتے

تارو : تیرنے کے قابل یعنی پانی زیادہ ہو گیا۔

سکائیں : سوکھ رہے ہیں

کیں ہتھ : کس کے ہاتھ

بھجائیں : بھیجیں

رلے : مٹی میں مل گئے

مجیٹھ : ایک قسم کی لکڑی جس سے سرخ رنگ حاصل کیا جاتا ہے، یہ رنگ پکا ہوتا ہے۔

وہانی : گزرنی ہے

سوڑی سامی : تنگ قبر

ست گھتیسن : پھینک دیں گے

پاسا : پہلو

پلٹ نہ سکسیں : گھما نہ سکے گا

کھوہ : کنوئیں

جتھے : جوتے، چلائے

محرم : واقف

بھر : راز، بھید

تند : لمبا دھاگہ

تروڑے : توڑ دے

بلے : آندھی کا ریلا

کچرک : کب تک

بالاں : جلاؤں

برہوں : فراق، جدائی

ہنھیری : آندھی

جھلے : تیز آندھی چلے

بیڑی : کشتی

صلاحاں : مشوروں

بھیڑی : بری

تلدا : وزن کیا جاتا ہے

رتیں : رتی کی جمع، کم سے کم وزن

نکھیڑی : الگ کی

لیکھا : حساب کتاب، اعمال

منگسی : مانگے گا

کاری : کام آنے والی، اثر کرنے والی

زنگار : زنگ

ہٹ پساری : پنساری کی دکان

ہکی ہکی : ایک ایک

پیڑ : درد، دکھ، تکلیف

کوکے : شور مچائے

سہیڑی : مصیبت مول لی

جتھے : جہاں

ویہن : بہاؤ

روڑھن : بہہ جائے



ی

یگانہ : بے نظیر، لاثانی، مراد خدا

الائیں : پکاریں

سدائیں : کہلائیں

ھو اللہ

دل دریا سمندروں ڈونگھے کون دلاں دیاں جانے ھو

وچے بیڑے وچے جھیڑے وچے ونجھ موہانے ھو

چوداں طبق دلے دے اندر عشق تنبو وانگن تانے ھو

جو دل دا محرم ہووے باھو سوئی رب پچھانے ھو

کلام حضرت سلطان باھو

کتبہ خورشید عالم گوہر قلم لاہور